عصرِ حاضر

حدیثِ نبویؐ کے آئینے میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ لدھیانوی

عصرِ حاضر

حدیثِ نبوی ﷺ کے آئینے میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ لدھیانوی
18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
0321-2115502, 0321-2115595, 0321-2115311

نام کتاب : عصر حاضر حدیث نبوی کے آئینے میں

مصنف : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت جدید : مئی 2010

ناشر : مکتبہ لدھیانوی
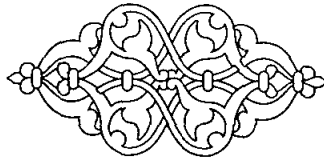
مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

0321-2115502, 0321-2115595, 0321-2115311

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

رسالہ ''عصر حاضر حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں'' کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس کی اسی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اُسے ۱۴۰۵ھ میں کتابی شکل میں شائع کیا گیا، جسے اللہ تعالیٰ نے بے حد مقبولیت سے نوازا، اور بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں شائع اور تقسیم ہوا۔

اب جبکہ کمپیوٹر کا دور ہے تو احباب کا اصرار ہوا کہ اس کی بھی جدید خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ کرائی جائے، چنانچہ اسی جذبہ کے تحت ''عصر حاضر'' کا جدید ایڈیشن پیش خدمت ہے، جس میں درج ذیل امور کا بطورِ خاص خیال رکھا گیا ہے:

❁:.....اس رسالہ میں درج احادیثِ مبارکہ کے عربی متن پر اِعراب لگا کر عوام الناس کو براہِ راست احادیثِ مبارکہ کی قرأت کا تبرک حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

❁:.....پہلے احادیث کے ترجمہ کے شروع میں لفظ ''ترجمہ'' نہیں تھا،

اب وضاحت کے لئے ''ترجمہ'' کا لفظ بڑھایا گیا ہے۔

❀ :......سابقہ ایڈیشنوں میں جہاں کہیں عربی یا اُردو کی کتابت کی اغلاط تھیں، ان کی تصحیح کردی گئی ہے۔

❀ :......رسالہ میں درج تمام احادیث کے متن کو ان کے اصل مأخذ سے ملاکر تصحیح کی گئی ہے۔

❀ :......احادیث کے شروع میں درج نمبرات کو نمایاں کرنے کے لئے ان کو چوکٹے میں کردیا گیا ہے۔

❀ :......جو احادیث مختصر تھیں یا ان کے شروع میں راویٔ حدیث صحابی کا نام نہیں تھا، اس کی تکمیل کردی گئی ہے۔

❀ :......مختصر احادیث کے محذوف حصوں کی نشاندہی کے لئے نقطے لگاکر اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔

اگرچہ ناقص کا ہر کام ناقص ہوتا ہے، تاہم بہتر سے بہتر کرنے کی اپنی سی کوشش کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو امت کی راہ نمائی اور ہماری اصلاح و نجات کا ذریعہ بنائے، آمین!

خاکپائے حضرت لدھیانوی شہیدؒ

سعید احمد جلال پوری

۱۴۲۵/۲/۲۰ھ

فہرست

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

دورِ حاضر کو سائنسی اور مادّی اعتبار سے لاکھ ترقی یافتہ کہہ لیجئے، لیکن اخلاقی اقدار، روحانی بصیرت اور ایمانی جوہر کی پامالی کے لحاظ سے یہ انسانیت کا بدترین دورِ انحطاط ہے۔ مکر و فن، دغا و فریب، شر و فساد، لہو و لعب، کفر و نفاق اور بے مروّتی و دنائت کا جو طوفان ہمارے گرد و پیش برپا ہے، اس نے سفینۂ انسانیت کے لئے سنگین خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ خلیفۂ ارضی (بنی نوعِ انسان) کی فتنہ سامانیوں سے زمین لرز رہی ہے، آسمان کانپ رہا ہے، اور بحر و بر، جبل و دشت اور وحوش و طیور ''الامان والحفیظ!'' کی صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں، انسانیت پر نزع کی حالت طاری ہے، اس کی نبضیں ڈوب رہی ہیں، اور لمحہ بہ لمحہ اس ''جاں بلب مریض'' کی حالت متغیر ہوتی جارہی ہے، یہ دیکھ کر اہلِ بصیرت کا یہ احساس قوی ہوتا جارہا ہے کہ شاید اس عالم کی بساط لپیٹ دینے کا وقت زیادہ دور نہیں۔ ذیل میں

احادیثِ نبویہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) سے ایک آئینہ پیش کیا جارہا ہے، جس میں دورِ حاضر کے تمام خدوخال نظر آتے ہیں، اور علماً، خطبا، حکام اور عوام سبھی کے قابلِ اصلاح اُمور کی نشاندہی فرمائی گئی ہے، اس کی جمع وترتیب سے مقصود کسی خاص طبقہ کی تنقیص نہیں، لالچ صرف یہ ہے کہ ہم اس شفاف آئینہ میں اپنا رُخِ کردار دیکھ کر اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

یہ سلسلہ ماہنامہ بینات میں شروع کیا گیا تھا، اور مندرجہ بالا ابتدائیہ بھی اس کی قسطِ اوّل میں آیا تھا، خیال تھا کہ فرصت کے لمحات میسر آئے تو مزید تلاش وجستجو کے بعد اس کی تکمیل کردی جائے گی اور اسے کتابی شکل میں شائع کردیا جائے گا، لیکن ایسا نہیں ہوسکا، احباب کا اصرار ہے کہ جس حالت میں بھی ہے اسے شائع کردیا جائے، توفیق شاملِ حال ہوئی تو اضافے بعد میں کردیئے جائیں گے۔

حق تعالیٰ شانہ اسے قبول فرمائیں اور تمام فتنوں سے امت کی حفاظت فرمائیں، واللہ ولی التوفیق!

محمد یوسف لدھیانوی

۱۵/۱۰/۱۴۰۵ھ

١

ہلاکت کا خطرہ کب؟

”عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ...... قِیْلَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: قُلْتُ): اَنَھْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ! اِذَا کَثُرَ الْخُبُثُ۔“

(صحیح بخاری ج:۲ ص:۱۰۴۶، صحیح مسلم ج:۲ ص:۳۸۸)

ترجمہ:...... ”ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہوسکتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہوجائے گی۔“

٢

مکر وفریب کا دور دورہ اور نااہلوں کی نمائندگی

”عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْاَمِيْنُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ. قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِيْ اَمْرِ الْعَامَّةِ."

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص:۲۹۲، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۱۶)

ترجمہ:...... "لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا، اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا، بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت، اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے۔"

۳

قاریوں کی بہتات

"عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَأْتِي عَلٰى اُمَّتِيْ زَمَانٌ يَكْثُرُ فِيهِ الْقُرَّاءُ، وَيَقِلُّ فِيهِ الْفُقَهَاءُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذَالِكَ زَمَانٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ رِجَالٌ مِّنْ اُمَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ

بَعْدِ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ الْمُؤْمِنَ فِيْ مِثْلِ مَا يَقُوْلُ."

(طبرانی، مستدرک و کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۱۷)

ترجمہ:......"میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں "قاری" بہت ہوں گے، مگر "فقیہ" کم، علم کا قحط ہوجائے گا اور فتنہ و فساد کی کثرت۔ پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اُترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت و احترام سے کورے ہوں گے)۔ پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا، مؤمن سے دعویٰ توحید میں حجت بازی کرے گا۔"

۴

بدکاری عقلمندی کا نشان

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَأْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُوْرِ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَالِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُوْرِ."

(مستدرک حاکم، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۱۸)

ترجمہ:......"لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق (مُلّا) کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے، پس جو شخص یہ زمانہ پائے اُسے چاہئے کہ بدکاری اختیار کرنے کے بجائے "نکّو"

کھلانے کو پسند کرے۔"

۵

انسانیت کی تلچھٹ

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُنْتَقُوْنَّ كَمَا یُنْتَقَی التَّمْرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ، فَلَیَذْهَبَنَّ خِیَارُكُمْ وَلَیَبْقَیَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ!" (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص:۲۹۲)

ترجمہ:...... "تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردّی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں، چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اُٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جاسکتا ہے تو مرجانا!"

٦

مردوں اور عورتوں کی آوارگی

"اخبرنا ابوبکر بن محمد عبدالباقی، قال قرئ علی ابی الحسن علی بن ابراهیم بن عیسیٰ الباقلانی، وانا حاضر قیل له: حدثک ابوبکر بن مالک، نا الحسن بن الطیب البلخی، نا قتیبة بن سعید، نا بکر بن مضر، نا عبیدالله بن زحر، حدثنی

سعد بن سعود، عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَیْتَ شَعْرِیْ! کَیْفَ اُمَّتِیْ بَعْدِیْ حِیْنَ تَتَبَخْتَرُ رِجَالُھُمْ وَتَمْرَحُ نِسَآءُھُمْ. وَلَیْتَ شَعْرِیْ! حِیْنَ یَصِیْرُوْنَ صِنْفَیْنِ، صِنْفًا نَاصِبِیْ نُحُوْرِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَصِنْفًا عُمَّالًا لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی.“

(ابن عساکر ج:۲۰ ص:۴۰۱، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۱۹)

ترجمہ:......”کاش! میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا؟ (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا؟) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے اور ان کی عورتیں (سرِبازار) اتراتی پھریں گی۔ اور کاش! میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہوجائیں گی، ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے، اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لئے سب کچھ کریں گے۔“

۷

قربِ قیامت اور رؤیتِ ہلال

”عَنْ اَنَسٍ - رفعہ -: مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرَی الْھِلَالُ قَبَلًا فَیُقَالُ لِلَیْلَتَیْنِ، وَاَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَاَنْ یَظْھَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ.....“

(طبرانی اوسط، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۰، جمع الفوائد ج:۳ ص:۴۴۳ حدیث:۹۸۰۸ مطبوعہ علوم القرآن، بیروت)

ترجمہ:......''قربِ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا، اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے، اور مسجدوں کو گزرگاہ بنالیا جائے گا، اور ''ناگہانی موت'' عام ہوجائے گی۔''

۸

قیامت کی خاص نشانیاں

''وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَلْفُحْشُ، وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِیْعَۃُ الرَّحِمِ، وَتَخْوِیْنُ الْاَمِیْنِ، وَائْتِمَانُ الْخَائِنِ۔''

(طبرانی اوسط، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۰)

ترجمہ:......''قیامت کی خاص علامات میں سے ہے: بدکاری، بدزبانی، قطع رحمی (کا عام ہوجانا)، امانت دار کو خیانت دار، اور خائن کو امانت دار قرار دینا۔''

۹

کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف

''وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی

النَّاسِ زَمَانٌ يُكَذَّبُ فِيهِ الصَّادِقُ وَيُصَدَّقُ فِيهِ الْكَاذِبُ، وَيُخَوَّنُ فِيهِ الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهِ الْخَائِنُ، وَيَشْهَدُ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ، وَيَحْلِفُ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَحْلَفْ، وَيَكُونُ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ ابْنَ لُكَعٍ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ."

(مجمع الزوائد ج:۷ ص:۲۸۳ واللفظ لہ، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج:۵ ص:۳۴۵)

ترجمہ:...... "لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا، اور خیانت پیشہ لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیشہ بتلایا جائے گا، بغیر طلب کئے لوگ گواہیاں دیں گے، اور بغیر حلف اُٹھوائے حلف اُٹھائیں گے، اور کمینے باپ دادا کی اولاد دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائیں گے، جن کا نہ اللہ پر ایمان ہوگا، نہ رسول پر۔"

۱۰

دین کے لئے مشکلات کا پیش آنا

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ."

(ترمذی ج:۲ ص:۵۰، باب من ابواب الفتن)

ترجمہ:...... "لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر

ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھرلے۔"

۱۱

نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان

"عَنْ مرداس الاسلمی رضی اللّٰہ عنہ قال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً." (صحیح بخاری، کتاب الرقاق ج:۲ ص:۹۵۲)

ترجمہ:...... "نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے، جیسے چھٹائی کے بعد ردّی جَو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں، ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔"

۱۲

جاہل عابد اور فاسق قاری

"عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ عُبَّادٌ جُھَّالٌ وَقُرَّاءٌ فَسَقَۃٌ."

(مستدرک حاکم، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۲)

ترجمہ:...... "آخری زمانہ میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل

قاری ہوں گے۔"

۱۳

مساجد پر فخر

"عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ."

(ابن ماجہ ص:۵۴، ونحوہ عند النسائی ج:۱ ص:۱۱۲)

ترجمہ:......"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں (بیٹھ کر یا مساجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے۔"

۱۴

دو جہنمی گروہ

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ، عَارِيَاتٌ، مُمِيْلَاتٌ، مَائِلَاتٌ، رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا."

(صحیح مسلم ج:۲ ص:۲۰۵)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے)، ایک: وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے، وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے۔ دوم: وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لئے ناکافی ہوگا اس لئے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی، (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی، (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اُونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی، نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہوگی، حالانکہ جنت کی خوشبو دُور دُور سے آرہی ہوگی۔''

۱۵

عالمِ اسلام کی زبوں حالی اور اُس کے اسباب

''عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُوْشَکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا. فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّۃٍ نَّحْنُ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ!

وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ! فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ!" (ابوداؤد ص:۵۹۰)

ترجمہ:...... "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وقت قریب آتا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رُعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں "بزدلی" ڈال دیں گے! کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت!"

۱۶

ناخلف اور نالائق امتی

"عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ

اللہُ تعالیٰ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوارِیُّوْنَ وَاَصْحابٌ یَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ. ثُمَّ اِنَّھا تَخْلُف مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ ما لا یَفْعَلُوْنَ، وَیَفْعَلُوْنَ مَا لا یُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَیْسَ وَرَاءَ ذَالِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ." (صحیح مسلم ج:۱ ص:۵۲)

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اُس کی امت میں مبعوث فرمایا، اُس کی امت میں کچھ مخلص اور خاص رفقا ضرور ہوا کئے، جو اُس کی سنت کی پابندی اور اُس کے حکم کی پیروی کرتے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جو کہتے کچھ، اور کرتے کچھ، اور جو کچھ ان کو حکم دیا گیا تھا اُس کے خلاف عمل کرتے، (اسی طرح اس امت میں بھی ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو اسلام کا نام تو لیں گے لیکن ان کا عمل اس کے خلاف ہوگا) پس جو شخص (بشرطِ قدرت) ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے، اور جو زبان سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ بھی مؤمن ہے، اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا (کہ ان کی بدعملی کو کم از کم دل سے ہی بُرا سمجھے) وہ بھی (کمزور درجے کا) مؤمن ہے، اور اُس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا۔"

۱۷

دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات

”عَنْ مسلم بن یسار انه سمع اَبا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ، یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ، فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ! لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ!“

(صحیح مسلم ج:۱ ص:۱۰)

ترجمہ:...... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے، ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، اور فتنہ میں نہ ڈال دیں!“

۱۸

علمائے سوء کا فتنہ

”عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُوْشَکُ اَنْ یَّأْتِیَ عَلَی

النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهٗ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهٗ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى، عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔"

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف ص:۳۸)

ترجمہ:...... "حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آتا ہے جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے، اُن کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رُشد و ہدایت سے خالی اور ویران، ان کے (نام نہاد) علما آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے، فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی بھی ہوں گے، اور وہی مرکز و محور بھی)۔"

۱۹

اہلِ حق کا غیر منقطع سلسلہ

"عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ! لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ۔"

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ شریف ص:۵۸۳)

ترجمہ:...... ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی، انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے، نہ ان کی مخالفت کرنے والے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آجائے گا اور وہ حمایتِ حق پر قائم ہوں گے۔''

۲۰

اہلِ حق اور علمائے سوء کے درمیان حدِ فاصل

''عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ رَفَعَہٗ۔: اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ الرُّسُلِ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ مَا لَمْ یُخَالِطُوا السُّلْطَانَ وَیُدَاخِلُوا الدُّنْیَا، فَاِذَا خَالَطُوا السُّلْطَانَ وَدَاخَلُوا الدُّنْیَا فَقَدْ خَانُوا الرُّسُلَ، فَاحْذَرُوْھُمْ! وَاعْتَزِلُوْھُمْ! (وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَاجْتَنِبُوْھُمْ!).''

(الحسن بن سفیان، مستدرک حاکم فی تاریخہ، والقاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد الاستر آبادی فی امالیہ، وابونعیم والدیلمی والرافعی۔ کنز العمال ج:۱۰ ص:۲۰۴)

ترجمہ:...... ''حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: علمائے کرام، اللہ کے بندوں

پر رسولوں کے امین (اور حفاظتِ دین کے ذمہ دار) ہیں، بشرطیکہ وہ اربابِ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں، لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر وشکر ہو گئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی، پھر ان سے بچو! اور ان سے الگ رہو!''

۲۱

زمانہ بوڑھا ہو جائے گا

''عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ رفعه۔: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُجْعَلَ کِتَابُ اللّٰهِ عَارًا، وَیَکُوْنَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا، حَتّٰی تَبْدُوَ الشَّحْنَاءُ بَیْنَ النَّاسِ، وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَیَهْرَمُ الزَّمَانُ، وَیُنْقَصُ عُمْرُ الْبَشَرِ، وَتُنْقَصُ السُّنُوْنُ وَالثَّمَرَاتُ، وَیُؤْتَمَنُ التُّهَمَاءُ، وَیُتَّهَمُ الْاُمَنَاءُ، وَیُصَدَّقُ الْکَاذِبُ، وَیُکَذَّبُ الصَّادِقُ، وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰی تُبْنَی الْغُرَفُ فَتَطَاوَلَ حَتّٰی تَحْزَنَ ذَوَاتُ الْاَوْلَادِ وَتَفْرَحَ الْعَوَاقِرُ، وَیَظْهَرَ الْبَغْیُ وَالْحَسَدُ وَالشُّحُّ، وَیَهْلِکَ النَّاسُ (۱)(وَیَکْثُرَ الْکَذِبُ، وَیَقِلَّ الصِّدْقُ، وَحَتّٰی تَخْتَلِفَ

(۱) بین القوسین کی عبارت کنز العمال ج:۷ ص:۱۸۲، طبع قدیم حیدرآباد میں موجود ہے مگر طبع جدید (موسسۃ الرسالہ بیروت) میں نہیں۔ (طبع جدید ج:۱۴ ص:۲۴۴ حدیث:۳۸۵۷۷۔

الْاُمُوْرُ بَیْنَ النَّاسِ) وَیُتَّبَعَ الْهَوٰی، وَیُقْضٰی بِالظَّنِّ، وَیَکْثُرَ الْمَطَرُ، وَیَقِلَّ الثَّمَرُ، وَیَغِیْضَ الْعِلْمُ غَیْضًا، وَیَفِیْضَ الْجَهْلُ فَیْضًا، وَیَکُوْنَ الْوَلَدُ غَیْظًا، وَالشِّتَاءُ قَیْظًا، وَحَتّٰی یُجْهَرَ بِالْفَحْشَاءِ، وَتُزْوٰی الْاَرْضُ زَیًّا، وَیَقُوْمَ الْخُطَبَاءُ بِالْکَذِبِ فَیَجْعَلُوْنَ حَقِّیْ لِشِرَارِ اُمَّتِیْ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِذَالِکَ وَرَضِیَ بِهٖ لَمْ یُرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ."

(ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابو نصر السجزی فی الابانة، ابن عساکر، ولا بأس بسنده کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۴۵ حدیث:۳۸۵۷۷)

ترجمہ:...... "حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا، اور اسلام اجنبی ہوجائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہوجائے گی، اور یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، اور زمانہ بوڑھا ہوجائے گا، انسان کی عمر کم ہوجائے گی، ماہ و سال اور غلہ و ثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہوگی، ناقابلِ اعتماد لوگوں کو امین، اور امانت دار لوگوں کو ناقابلِ اعتماد سمجھا جائے گا، فساد اور قتل عام ہوگا، اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا، اور یہاں تک کہ صاحبِ اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی، اور بے اولاد خوش ہوں گی، اور ظلم، حسد اور لالچ کا دور دورہ ہوگا، لوگ ہلاک ہوں گے، جھوٹ کی بہتات ہوگی اور سچائی کم، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں

نزاع اور اختلاف ہوگا، خواہشات کی پیروی کی جائے گی، اٹکل پچو فیصلے دیئے جائیں گے، بارش کی کثرت کے باوجود غلّے اور پھل کم ہوں گے، علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے اور جہالت کا سیلاب اُمڈ آئے گا، اولاد غم وغصہ کا موجب ہوگی اور موسمِ سرما میں گرمی ہوگی، اور یہاں تک کہ بدکاری علانیہ ہونے لگے گی، زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی، خطیب اور مقرر جھوٹ بکیں گے، حتیٰ کہ میرا حق (منصبِ تشریع) میری امت کے بدترین لوگوں کے لئے تجویز کریں گے، پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا، اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔" معاذ اللہ!

۲۲

دنیا کے لئے دین فروشی

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ! یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا، اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا، یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا." (صحیح مسلم ج:۱ ص:۷۵)

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے! آدمی صبح کو مؤمن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر، دنیا

کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھرے گا۔'' معاذ اللہ!

۲۳

قیامت کب ہوگی؟

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: مَتَی السَّاعَةُ؟ ...... قَالَ: اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ! فَقَالَ: کَیْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ!'' (صحیح بخاری ج:۱ ص:۱۴)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیان فرما رہے تھے، اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جب امانت اُٹھ جائے گی! اعرابی نے کہا: امانت اُٹھ جانے کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا: جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہوجائیں تو قیامت کا انتظار کرو!''

۲۴

ہم جنس پرستی کا رُجحان

''عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: اِذَا اسْتَحَلَّتْ اُمَّتِیْ خَمْسًا فَعَلَیْهِمُ الدِّمَارُ: اِذَا ظَهَرَ فِیْهِمُ

التَّلاعُنُ، وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ، وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ، وَشَرِبُوا الْخُمُوْرَ، وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ."

(رواه البيهقي في شعب الايمان من وجهين، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۶ حدیث:۳۸۴۶۸)

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہوگی! جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہوجائے، مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں، شرابیں پینے لگیں، اور مرد، مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔" معاذ اللہ!

۲۵

ناچ، گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع

"عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَيَشْهَدُوْنَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ وَيَصُوْمُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِيْلَ: فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: يَتَّخِذُوْنَ الْمَعَازِفَ

وَالْقَيْنَاتِ وَالدُّفُوْفِ وَيَشْرَبُوْنَ الْأَشْرِبَةَ، فَبَاتُوْا عَلٰى شُرْبِهِمْ وَلَهْوِهِمْ فَأَصْبَحُوْا قَدْ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ.'' (رواہ سعید بن منصور۔ حلیۃ الاولیاء ج:۳ ص:۱۱۹)

ترجمہ:...... ''حضرت انس رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوجائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا: وہ آلاتِ موسیقی، رقاصہ عورتوں، طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے، اور شرابیں پیا کریں گے، (بالآخر) وہ رات بھر مصروفِ لہو ولعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوچکے ہوں گے۔'' معاذ اللہ!

۲۶

حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں

''عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ رَفَعَهُ۔: إِذَا اسْتَحَلَّتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْخَمْرَ بِالنَّبِيْذِ، وَالرِّبَا بِالْبَيْعِ، وَالسُّحْتَ بِالْهَدِيَّةِ، وَاتَّجَرُوْا بِالزَّكٰوةِ، فَعِنْدَ ذَالِكَ هَلَاكُهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْمًا.''

(رواہ الدیلمی، کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۶ حدیث:۳۸۴۹۷)

ترجمہ:..... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے، اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرلے گی، اور مالِ زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہوگا، گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب۔''

۲۷

بدکاری اور بے حیائی کا نام

ثقافت اور فنونِ لطیفہ

''عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنَ غُنْمِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیّ۔ وَاللہِ مَا کَذَبَنِیْ۔ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْہِمْ بِسَارِحَۃٍ لَّہُمْ، تَاْتِیْہِمْ یَعْنِی الْفَقِیْرَ لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ: ''اِرْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا!'' فَیُبَیِّتُہُمُ اللہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ، وَیَمْسَخُ آخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.'' (صحیح بخاری ج:۲ ص:۸۳۷)

ترجمہ:..... ''عبدالرحمٰن بن غنم اشعریؒ فرماتے ہیں کہ: مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا - بخدا انہوں نے

غلط بیانی نہیں کی - کہ: انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کرلیں گے، اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے، وہاں ان کے مویشی چرکر آیا کریں گے، ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (از راہِ حقارت) کہیں گے: "کل آنا!" پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرادے گا، اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر بنادے گا۔" معاذ اللہ!

۲۸

بے حیائی کا انجامِ بد

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ، فَاِذَا نُزِعَ مِنْهُ الْحَيَاءُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا مُقِيْتًا مُّمَقَّتًا، فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا مُقِيْتًا مُّمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةُ، فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا خَائِنًا مُّخَوَّنًا، فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا خَائِنًا مُّخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ، فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا رَجِيْمًا مُّلَعَّنًا، فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا رَجِيْمًا مُّلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ

الْاِسْلَامِ.” (ابن ماجہ، باب ذھاب الامانة ص:۲۹۴)

ترجمہ:...... ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم و حیا چھین لیتے ہیں، اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اس کی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابلِ نفرت پاؤ گے، اور جب اس کی یہ حالت ہوجائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے، اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بددیانتی کی وجہ سے) اسے نرا خائن اور دھوکے باز پاؤ گے، اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے، اور جب رحمت چھن جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود و ملعون پاؤ گے، اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے)۔“ معاذ اللہ!

۲۹

اختلاف و انتشار

”عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: اِنَّ اَوَّلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خِيَارُهُمْ، وَآخِرَهَا شِرَارُهُمْ مُخْتَلِفِيْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ، فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْتَأْتِهِ

مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يَأْتِي النَّاسَ مَا يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ."

(رواہ ابن حبان۔ کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۳ حدیث:۳۸۴۹۱)

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس امت کا اوّل حصہ بہترین لوگوں کا ہے، اور پچھلا حصہ بدترین لوگوں کا ہوگا، جن کے درمیان باہمی اختلاف و انتشار کارفرما ہوگا، پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کی موت اس حالت پر آنی چاہئے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

۳۰

تین جرم اور تین سزائیں

"عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا عَظُمَتْ اُمَّتِيَ الدُّنْيَا نُزِعَتْ مِنْهَا هَيْبَةُ الْاِسْلَامِ، وَاِذَا تَرَكَتِ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ حُرِمَتْ بَرَكَةَ الْوَحْيِ، وَاِذَا تَسَابَّتْ اُمَّتِيْ سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِ اللّٰهِ!"

(درمنثور ج:۲ ص:۳۰۲، بروایت حکیم ترمذی)

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی، اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی۔"

۳۱

قیامت کی واضح علامات

"عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ (سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَاَعْلَامِهَا فَقَالَ): یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ لِلسَّاعَةِ اَعْلَامًا وَاِنَّ لِلسَّاعَةِ اَشْرَاطًا: اَ لَا وَاِنَّ مِنْ عَلَمِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ یَکُوْنَ الْوَلَدُ غَیْضًا، وَاَنْ یَکُوْنَ الْمَطَرُ قَیْضًا، وَاَنْ یَقْبِضَ الْاَشْرَارُ قَبْضًا.

یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ یُصَدَّقَ الْکَاذِبُ وَاَنْ یُکَذَّبَ الصَّادِقُ.

یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ یُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَاَنْ یَخُوْنَ الْاَمِیْنُ.

یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ یُوَاصَلَ الْاَطْبَاقُ وَاَنْ یُقَاطَعَ الْاَرْحَامُ.

یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ یَسُوْدَ کُلَّ قَبِیْلَةٍ مُنَافِقُوْهَا وَکُلَّ سُوْقٍ

فُجَّارُهَا.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَّكُوْنَ الْمُؤْمِنُ فِي الْقَبِيْلَةِ أَذَلَّ مِنَ النَّقَدِ. (۱)

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُزَخْرَفَ الْمَحَارِيْبُ وَأَنْ تَخْرُبَ الْقُلُوْبُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُّكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُكْنَفَ الْمَسَاجِدُ وَأَنْ تَعْلُوَا الْمَنَابِرَ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يُعْمَرَ خَرَابُ الدُّنْيَا وَيُخْرَبَ عِمْرَانُهَا.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُظْهَرَ الْمَعَازِفُ وَشُرْبُ الْخُمُوْرِ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تُشْرَبَ الْخُمُوْرُ.

يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ تَكْثُرَ الشُّرَطُ وَالْهَمَّازُوْنَ وَالْغَمَّازُوْنَ

---

(۱) النقد (بفتحتين) الصغار من الغنم كما في اللسان والقاموس.

وَاللَّمَّازُوْنَ.

یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَاَشْرَاطِهَا اَنْ تَكْثُرَ اَوْلَادُ الزِّنَا."

(کنز العمال ج:۱۴ ص:۲۲۴)

ترجمہ:..... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے آثار و علامات کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے کچھ آثار و علامات ہیں، وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب) غم و غصہ کا باعث ہوگی، بارش کے باوجود گرمی ہوگی، اور بدکاروں اور شریروں کا طوفان برپا ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ خائن کو امین، اور امین کو خائن بتلایا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بیگانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور یگانوں سے توڑا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدکاروں کے ہاتھ میں۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مؤمن اپنے قبیلہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مرد، مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی لذت حاصل کریں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے احاطے عالیشان بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر رکھے جائیں گے۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائیں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں، عیب چینوں، غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگی۔"

۳۲

ایسی زندگی سے موت بہتر

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا کَانَتْ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارُکُمْ، وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءُکُمْ، وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ، فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَطْنِهَا. وَاِذَا کَانَتْ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارُکُمْ، وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءُکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا." (جامع ترمذی ج:۲ ص:۵۱)

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں، تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں، اور تمہارے معاملات باہمی (خیرخواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے)۔ اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں، اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کردیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے)۔"

۳۳

آمریت اور جبر و استبداد کا دور

”عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیْ وَاَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَدَأَ هٰذَا الْاَمْرَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً، وَکَائِنًا خِلَافَةً وَرَحْمَةً، وَکَائِنًا مُلْکًا عَضُوْضًا، وَکَائِنًا عُتُوَّةً وَجَبْرِیَّةً وَفَسَادًا فِی الْاُمَّةِ، یَسْتَحِلُّوْنَ الْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ وَالْحَرِیْرَ وَیُنْصَرُوْنَ عَلٰی ذَالِکَ وَیُرْزَقُوْنَ اَبَدًا حَتّٰی یَلْقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.“

(رواہ ابوداؤد الطیالسی، والبیهقی فی شعب الایمان.
ترجمان السنہ ج:۴ ص:۵۷ واللفظ لترجمان السنۃ، مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

ترجمہ:...... ”ابوثعلبہ خشنی، ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دین کی ابتدا نبوت و رحمت سے فرمائی، پھر (دورِ نبوت کے بعد) خلافت و رحمت کا دور ہوگا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی، اس کے بعد خالص آمریت، جبر و استبداد اور امت کے عمومی بگاڑ کا دور آئے گا، یہ لوگ زناکاری، شراب نوشی اور ریشمی لباس پہننے کو حلال کرلیں گے اور اس کے باوجود ان کی مدد بھی ہوتی رہے گی اور انہیں رزق بھی ملتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے (یعنی

مرتے دم تک)۔"

۳۴

حلال وحرام کی تمیز اُٹھ جانے کا دور

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟"

(صحیح بخاری ج:۱ ص:۲۷۶)

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں آدمی کو (خودرائی اور حرص کی بنا پر) یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ جو کچھ وہ لیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟"

۳۵

سودخوری کے سیلاب کا دور

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا آکِلَ الرِّبٰوا، فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْہُ اَصَابَہٗ مِنْ بُخَارِہٖ۔ وَیُرْوٰی۔ مِنْ غُبَارِہٖ۔"

(رواہ احمد، وابوداؤد، والنسائی وابن ماجۃ. مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۴۵)

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا، چنانچہ اگر کسی نے براہِ راست سود نہ بھی کھایا تب بھی سود کا بخار یا غبار (یعنی اثر) تو اسے بہرصورت پہنچ کر ہی رہے گا (گو اس صورت میں براہِ راست سودخوری کا مجرم نہ ہو، لیکن پاکیزہ حلال مال کی برکت سے تو محروم رہا)۔''

۳۶

اربابِ اقتدار کی غلط روش کے خلاف

جہاد کے تین درجے

''عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ، فَذَالِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَّاٰى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهٗ عَلَيْهِ، وَاِنْ رَّاٰى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ، فَذَالِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اَبْطَانِهٖ كُلِّهٖ.'' (رواه البيهقي في شعب الايمان. مشکوٰۃ شریف ص:۴۳۸)

ترجمہ:...... ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو اربابِ اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی، ان (کے وبال) سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے۔ اول: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک پہچانا، پھر اس کی خاطر دل، زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا، یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا۔ دوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا، پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی برملا اعلان کیا)۔ سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا، کسی کو عملِ خیر کرتے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا، پس یہ شخص اپنی محبت و عداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔"

۳۷

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور

"عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ." (جامع ترمذی ج:۲ ص:۳۹)

ترجمہ:...... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا، اور برائی سے روکنا ہوگا، ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں، پھر تم اللہ سے اس عذاب کے ٹلنے کی دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوں گی۔"

۳۸

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اُٹھ جانے کا دور

"عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ تَحْتَ يَدِ اللّٰهِ وَفِيْ كَفِهِ مَا لَمْ تُمَالِ قُرَّاءُهَا اُمَرَاءَهَا، وَلَمْ يُزَكِّ صَالِحُوْهَا فُجَّارَهَا، وَمَا لَمْ يُمَنِّ خِيَارُهَا شِرَارَهَا، فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَدَهُ، ثُمَّ سَلَّطَ عَلَيْهِمْ جَبَابِرَتَهُمْ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ وَضَرَبَهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْفَقْرِ، وَمَلَأَ قُلُوْبَهُمْ رُعْبًا."

(کتاب الرقائق لابن المبارکؒ ص:۲۸۲)

ترجمہ:..... "حسن بصری رحمہ اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دستِ حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی، جب تک کہ اس امت کے عالم اور قاری، حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملائیں گے، اور امت کے نیک لوگ (از راہِ خوشامد) بدکاروں کی صفائی پیش نہیں کریں گے، اور جب تک کہ

امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) بُرے لوگوں کو اُمیدیں نہیں دلائیں گے، لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا ہاتھ اُٹھالے گا، پھر ان میں کے جبار وقہار اور سرکش لوگوں کو ان پر مسلط کردے گا جو انہیں بدترین عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کردے گا، اور ان کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھر دے گا۔''

۳۹

اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا دور

''عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ اُرَاہُ مَرْفُوْعًا۔ قَالَ: یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُوْ الْمُؤْمِنُ لِلْجَمَاعَةِ فَلَا یُسْتَجَابُ لَہٗ، یَقُوْلُ اللّٰہُ: اُدْعُنِیْ لِنَفْسِکَ وَلِمَا یَحْزُبُکَ مِنْ خَاصَّةِ اَمْرِکَ فَاُجِیْبَکَ، وَاَمَّا الْجَمَاعَةُ فَلَا! اِنَّھُمْ اَغْضَبُوْنِیْ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ۔ فَاِنِّیْ عَلَیْھِمْ غَضْبَانُ۔''

(کتاب الرقائق ص:۱۵۵،۳۸۴)

ترجمہ:...... ''حضرت انس رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مؤمن، مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا مگر قبول نہیں کی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو اپنی ذات کے لئے اور

اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے دعا کر، میں قبول کرتا ہوں، لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا، اس لئے کہ انہوں نے مجھے ناراض کرلیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: میں ان سے ناراض ہوں۔"

۴۰

جیب اور پیٹ کا دور

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ هِمَّةُ اَحَدِهِمْ فِيْهِ بَطْنَهُ وَدِيْنُهُ هَوَاهُ." (کتاب الرقائق لابن المبارکؒ ص:۳۱۷)

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: لوگوں پر ایک دور آئے گا جس میں آدمی کا اہم مقصد شکم پروری بن جائے گا، اور خواہش پرستی اس کا دین ہوگا۔"

۴۱

ظاہر داری اور چاپلوسی کا دور

"عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ذَالِكَ

بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ."

(رواہ احمد۔ مشکوٰۃ شریف ص:۴۵۵)

ترجمہ:......"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ: آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اوپر سے خیر سگالی کا مظاہرہ کریں گی اور اندر سے ایک دوسرے کی دشمن ہوں گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے باوجود صرف) خوف اور لالچ کی وجہ سے (بظاہر دوستی کا مظاہرہ کریں گے)۔"

۴۲

مالی فتنوں کا دور

"عَنْ كَعْبِ بْنِ عَيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ اَلْمَالُ!"

(جامع ترمذی ج:۲ ص:۵۷، مستدرک ج:۴ ص:۳۱۸، مشکوٰۃ ص:۴۴۲)

ترجمہ:......"حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے، اور میری امت کا خاص فتنہ مال ہے!"

۴۳

انانیت اور خود پسندی کا دور

"عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَظْهَرُ هٰذَا الدِّيْنُ حَتّٰى يُجَاوِزَ الْبِحَارَ وَحَتّٰى يُخَاضَ بِالْخَيْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ يَأْتِيْ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ فَاِذَا قَرَؤُوْهُ قَالُوْا: "قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَمَنْ اَقْرَءُ مِنَّا؟ مَنْ اَعْلَمُ مِنَّا؟" ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ فِيْ اُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: لَا! قَالَ: فَاُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولٰئِكَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاُولٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ!"

(کتاب الرقائق لابن المبارکؒ ص:۱۵۲،
ورواہ ابویعلیٰ والبزار والطبرانی)

ترجمہ:......"حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر پار تک پہنچ جائے گا، اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بر و بحر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے، اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے: "ہم نے قرآن تو پڑھ لیا، اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑھ کر عالم کون ہے؟" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر

ہوگی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں ہی میں شمار ہوں گے، ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہوں گے، یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کا ایندھن ہوں گے!"

۴۴

دورِ حاضر کے نمایاں خدوخال اور قربِ قیامت کی بہتر علامتیں

"عَنْ حُذَيْفَةَ بن اليمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ خَصْلَةً اِذْ رَأَيْتُمُ النَّاسَ اَمَاتُوا الصَّلٰوةَ، وَاَضَاعُوا الْاَمَانَةَ، وَاَكَلُوا الرِّبَا، وَاسْتَحَلُّوا الْكَذِبَ، وَاسْتَخَفُّوْا بِالدِّمَاءِ، وَاسْتَعْلُوا الْبِنَاءَ، وَبَاعُوا الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا، وَتَقَطَّعَتِ الْاَرْحَامُ، وَيَكُوْنُ الْحُكْمُ ضُعْفًا، وَالْكَذِبُ صِدْقًا، وَالْحَرِيْرُ لِبَاسًا، وَظَهَرَ الْجَوْرُ، وَكَثُرَتِ الطَّلَاقُ، وَمَوْتُ الْفُجَاءَةِ، وَائْتُمِنَ الْخَائِنُ، وَخُوِّنَ الْاَمِيْنُ، وَصُدِّقَ الْكَاذِبُ، وَكُذِّبَ الصَّادِقُ، وَكَثُرَ الْقَذْفُ، وَكَانَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَالْوَلَدُ غَيْظًا، وَفَاضَ اللِّئَامُ فَيْضًا، وَغَاضَ الْكِرَامُ غَيْضًا، وَكَانَ الْاُمَرَاءُ وَالْوُزَرَاءُ كَذَبَةً، وَالْاُمَنَاءُ خَوَنَةً،

وَالْعُرَفَاءُ ظَلَمَةً، وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةً، إِذَا لَبِسُوا مَسُوكَ الضَّأْنِ، قُلُوبُهُمْ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفِ، وَأَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، يُغْشِيهِمُ اللهُ تَعَالٰى فِتْنَةً يَتَهَارَكُونَ فِيهَا تَهَارُكَ الْيَهُودِ الظَّلَمَةِ، وَتَظْهَرُ الصَّفْرَاءُ يَعْنِي الدَّنَانِيرَ، وَتُطْلَبُ الْبَيْضَاءُ، وَتَكْثُرُ الْخَطَايَا، وَيَقِلُّ الْأَمْنُ، وَحُلِّيَتِ الْمَصَاحِفُ، وَصُوِّرَتِ الْمَسَاجِدُ، وَطُوِّلَتِ الْمَنَائِرُ، وَخُرِّبَتِ الْقُلُوبُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَعُطِّلَتِ الْحُدُودُ، وَوَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ قَدْ صَارُوا مُلُوكًا، وَشَارَكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التِّجَارَةِ، وَتَشَبَّهَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ، وَالنِّسَاءُ بِالرِّجَالِ، وَحُلِفَ بِغَيْرِ اللهِ، وَشَهِدَ الْمُؤْمِنُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، وَسُلِّمَ لِلْمَعْرِفَةِ، تُفُقِّهَ لِغَيْرِ دِيْنِ اللهِ، وَطُلِبَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَاتُّخِذَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَعَقَّ الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَجَفَا أُمَّهُ، وَضَرَّ صَدِيقَهُ، وَأَطَاعَ امْرَأَتَهُ، وَعَلَتْ أَصْوَاتُ الْفَسَقَةِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاتُّخِذَ الْقَيْنَاتُ، وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ فِي الطُّرُقِ، وَاتُّخِذَ الظُّلْمُ فَخْرًا، وَبِيعَ الْحُكْمُ، وَكَثُرَتِ الشُّرَطُ، وَاتُّخِذَ الْقُرْآنُ مَزَامِيرَ، وَجُلُودُ السِّبَاعِ خِفَافًا، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَخَسْفًا،

وَمَسْخًا، وَقَذْفًا وَآيَاتٍ.‘‘

(اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ۔ درِ منثور ج:۶ ص:۵۲)

ترجمہ:..... ’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر (۷۲) چیزیں قربِ قیامت کی علامت ہیں، جب تم دیکھو کہ:

۱:...لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں۔ ۲:...امانت ضائع کرنے لگیں۔ ۳:...سود کھانے لگیں۔ ۴:...جھوٹ کو حلال سمجھنے لگیں۔ ۵:...معمولی بات پر خوں ریزی کرنے لگیں۔ ۶:...اونچی اونچی بلڈنگیں بنانے لگیں۔ ۷:...دین بیچ کر دنیا سمیٹنے لگیں۔ ۸:...قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے۔ ۹:...انصاف کمزور ہوجائے۔ ۱۰:...جھوٹ، سچ بن جائے۔ ۱۱:...لباس ریشم کا ہوجائے۔ ۱۲،۱۳،۱۴:...ظلم، طلاق اور ناگہانی موت عام ہوجائے۔ ۱۵،۱۶:...خیانت کار کو امین، اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے۔ ۱۷،۱۸:...جھوٹے کو سچا، اور سچے کو جھوٹا کہا جائے۔ ۱۹:...تہمت تراشی عام ہوجائے۔ ۲۰:...بارش کے باوجود گرمی ہو۔ ۲۱:...اولاد غم و غصہ کا موجب ہو۔ ۲۲،۲۳:...کمینوں کے ٹھاٹھ ہوں، اور شریفوں کا ناک میں دم آجائے۔ ۲۴:...امیر و وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں۔ ۲۵:...امین، خیانت کرنے لگیں۔ ۲۶:...چودھری ظلم پیشہ ہوں۔ ۲۷:...عالم اور قاری بدکار ہوں۔ ۲۸:...جب لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں۔ ۲۹،۳۰:...ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں، اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ایسے فتنے میں ڈال دے گا جس میں یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے

پھریں گے۔ ۳۱:...اور (جب) سونا عام ہوجائے گا۔ ۳۲:...چاندی کی مانگ ہوگی۔ ۳۳:...گناہ زیادہ ہوجائیں گے۔ ۳۴:...امن کم ہوجائے گا۔ ۳۵:...مصاحف (قرآن) کو آراستہ کیا جائے گا۔ ۳۶:...مساجد میں نقش و نگار کئے جائیں گے۔ ۳۷:...اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے۔ ۳۸:...دل ویران ہوں گے۔ ۳۹:...شرابیں پی جائیں گی۔ ۴۰:...شرعی سزاؤں کو معطل کردیا جائے گا۔ ۴۱:...لونڈی اپنی آقا کو جنے گی۔ ۴۲:...جو لوگ (کسی زمانے میں) پابرہنہ اور ننگے بدن رہا کرتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے۔ ۴۳:...زندگی کی دوڑ میں اور تجارت میں عورت، مرد کے ساتھ شریک ہوجائے گی۔ ۴۴، ۴۵:...مرد، عورتوں کی اور عورتیں، مردوں کی نقالی کرنے لگیں گی۔ ۴۶:...غیراللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی۔ ۴۷:...مسلمان بھی بغیر کہے (جھوٹی) گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ ۴۸:...جان پہچان پر سلام کیا جائے گا۔ ۴۹:...غیردین کے لئے شرعی قانون پڑھا جائے گا۔ ۵۰:...آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی۔ ۵۱، ۵۲، ۵۳:...غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان قرار دے دیا جائے گا۔ ۵۴:...سب سے رذیل آدمی قوم کا قائد بن بیٹھے گا۔ ۵۵:...آدمی اپنے باپ کا نافرمان ہوگا۔ ۵۶:...ماں سے بدسلوکی کرے گا۔ ۵۷:...دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرے گا۔ ۵۸:...اور بیوی کی اطاعت کرے گا۔ ۵۹:...بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی۔ ۶۰:...گانے والی عورتیں داشتہ رکھی جائیں گی۔ ۶۱:...اور گانے کا سامان رکھا جائے گا۔ ۶۲:...سرِراہ شرابیں اُڑائی جائیں گی۔ ۶۳:...ظلم کو فخر سمجھا جائے گا۔

۶۴:...انصاف بکنے لگے گا۔ ۶۵:...پولیس کی کثرت ہوجائے گی۔ ۶۶:...قرآن کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنالیا جائے گا۔ ۶۷:...درندوں کی کھال کے موزے بنائے جائیں گے۔ ۶۸:...اور امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں پر لعن طعن کرنے لگے گا۔ ۶۹:...اس وقت سرخ آندھی، ۷۰:...زمین میں دھنس جانے، ۷۱:...شکلیں بگڑ جانے، ۷۲:...اور آسمان سے پتھر برسنے کے جیسے عذابوں کا انتظار کیا جائے۔"

۴۵

عورت اور تجارت

"عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِیْمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتّٰی تُعِیْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَی التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُوْرُ الشَّهَادَةِ بِالزُّوْرِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ."

(اخرجه احمد والبخاری فی الادب المفرد والحاکم وصححه۔ درمنثور ج:۶ ص:۵۵)

ترجمہ:......"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: قیامت سے کچھ پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوں گی: خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا، تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں، مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی، رشتہ

داروں سے قطع تعلقی، قلم کا طوفان برپا ہونا، جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا۔"

۴۶

بلند و بالا عمارتوں میں ڈینگیں مارنا

"عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّمُرَّ الرَّجُلُ فِی الْمَسْجِدِ لَا یُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ، وَاَنْ لَّا یُسَلِّمَ الرَّجُلُ اِلَّا عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُہٗ، وَاَنْ یَّبْرُدَ الصَّبِیُّ الشَّیْخَ لِفَقْرِہٖ، وَاَنْ تَتَطَاوَلَ الْحُفَاۃُ الْعُرَاۃُ رِعَاءُ الشَّاءِ فِی الْبُنْیَانِ۔"

(اخرجہ ابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان۔ درمنثور ج:۶ ص:۵۵)

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد سے گزر جائے گا مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا، اور یہ کہ آدمی صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہے گا، اور یہ کہ ایک معمولی بچہ بھی بوڑھے آدمی کو محض اس کی تنگ دستی کی وجہ سے لتاڑے گا، اور یہ کہ جو لوگ کبھی ننگے بھوکے بکریاں چرایا کرتے تھے وہی اونچی اونچی بلڈنگوں میں ڈینگیں ماریں گے۔"

۴۷

امت کے زوال کی علامتیں

"عَنْ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزَالُ الْاُمَّۃُ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ مَا لَمْ یَظْہَرْ فِیْہِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ یُقْبَضْ مِنْہُمُ الْعِلْمُ، وَیُکْثَرْ فِیْہِمْ وَلَدُ الْخُبْثِ، وَیَظْہَرُ فِیْہِمُ السَّقَّارُوْنَ. قَالُوْا: وَمَا السَّقَّارُوْنَ؟ قَالَ: بَشَرٌ یَکُوْنُوْنَ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ تَکُوْنُ تَحِیَّتُہُمْ بَیْنَہُمْ اِذَا تَلَاقَوْا اَلتَّلَاعُنَ."

(اخرجہ احمد وصححہ، وضعفہ الذھبی. درمنثور ج:٦ ص:٥٥)

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ، رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: یہ امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں، جب تک کہ ان سے علم (اور علماً) کو نہ اُٹھالیا جائے، اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہوجائے، اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہوجائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: "لعنت بازوں" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے۔"

۴۸

عرب کی تباہی

"عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ھَلَاکُ الْعَرَبِ!"

(اخرجه ابن ابی شیبه، والبیهقی فی البعث. درِمنثور ج:٦ ص:۵۵)

ترجمہ:...... "حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربِ قیامت کی ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے۔"

۴۹

عالمگیر اور لاعلاج فتنہ

"عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: یَکُوْنُ فِتْنَةٌ فَیَقُوْمُ لَھَا رِجَالٌ فَیَضْرِبُوْنَ خَیْشُوْمَھَا حَتّٰی تَذْھَبَ، ثُمَّ یَکُوْنُ اُخْرٰی فَیَقُوْمُ لَھَا رِجَالٌ فَیَضْرِبُوْنَ خَیْشُوْمَھَا حَتّٰی تَذْھَبَ، ثُمَّ تَکُوْنُ اُخْرٰی فَیَقُوْمُ لَھَا رِجَالٌ فَیَضْرِبُوْنَ خَیْشُوْمَھَا حَتّٰی تَذْھَبَ، ثُمَّ تَکُوْنُ اُخْرٰی فَیَقُوْمُ لَھَا رِجَالٌ فَیَضْرِبُوْنَ خَیْشُوْمَھَا حَتّٰی

تـذهـبُ، ثُمَّ تكُونُ الْخَامِسَةُ ـ وَهِيَ مُجَلِّلَةٌ ـ تَنشَقُ فِي الْاَرْضِ كَمَا يَنْشَقُ الْمَاءُ."

(اخرجہ ابن ابی شیبہ، درمنثور ج:٦ ص:٥٦)

ترجمہ:...... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لئے کچھ مردانِ خدا کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے جس سے وہ ختم ہوجائے گا، پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ضرب لگا کر ختم کردیں گے، پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردانِ کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے، پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اسے مٹا کر دم لیں گے، پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا، یہ تمام روئے زمین میں سرایت کرجائے گا، جس طرح پانی زمین میں سرایت کرجاتا ہے۔"

۵۰

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ

"عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَرْبَعُ فِتَنٍ آخِرُهَا الْغِنَاءُ."

(اخرجہ ابن ابی شیبہ وابوداؤد، درمنثور ج:٦ ص:٥٦)

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے، ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ و رنگ اور گانا بجانا ہوگا۔''

۵۱

حسنِ قرأت کے مقابلوں کا فتنہ

''عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا! وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ! وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ، وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ.''

(رواه البيهقي في شعب الايمان، ورزين في كتابه. مشکوٰۃ شریف ص:۱۹۱)

ترجمہ:...... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو عرب کے لب و لہجہ اور آواز میں پڑھا کرو! بوالہوسوں کے نغموں کی طرح پڑھنے اور یہود و نصاریٰ کے طرزِ قرأت سے بچو! میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گا گا کر پڑھا کریں گے، (قرآن ان کی زبان ہی زبان پر

ہوگا) حلق سے بھی نیچے نہیں اُترے گا، ان کے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمہ آرائی پسند آئے گی۔‘‘

۵۲

عذابِ الٰہی کے اسباب

’’عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَتٰى ذَالِكَ؟ قَالَ: اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.‘‘

(ترمذی شریف ج:۲ ص:۴۴)

ترجمہ:...... ’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا، کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوجائے گا اور شرابیں اُڑائی جائیں گی۔‘‘

۵۳

فتنہ وفساد کا دور

’’عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اَیَّامًا یُرْفَعُ فِیْھَا الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ فِیْھَا الْھَرْجُ! قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا الْھَرْجُ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ!" (ترمذی شریف ج:۲ ص:۴۳)

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا دور آئے گا جس میں علم اُٹھالیا جائے گا اور فتنہ و فساد عام ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فتنہ و فساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: قتل!"

۵۴

فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر وثواب

"عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ۔" (صحیح مسلم ج:۲ ص:۴۰۶، ترمذی شریف ج:۲ ص:۴۳ واللفظ لہ، مسند احمد ج:۵ ص:۲۷)

ترجمہ:...... "حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرکے آنا۔"

۵۵

خیر سے بے بہرہ لوگوں کی بھیڑ

"عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی یَأْخُذَ اللهُ شَرِیْطَتَهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَیَبْقٰی مِنْهَا
عِجَاجٌ لَّا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا."

(اخرجه احمد والحاکم وصححه. درمنثور ج:۶ ص:۵۵)

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا، پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے جو نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے، نہ کسی برائی کو برائی۔"

۵۶

ترقی پسندانہ ٹھاٹ باٹ

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا۔ مَرْفُوْعًا۔:
یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رِجَالٌ یَرْکَبُوْنَ عَلَی الْمَیَاثِرِ
حَتّٰی یَأْتُوْا اَبْوَابَ الْمَسَاجِدِ، نِسَاءُهُمْ کَاسِیَاتٌ
عَارِیَاتٌ عَلٰی رُؤُوْسِهِنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ،

اَلْعَنُوْهُنَّ فَاِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ! لَوْ كَانَتْ وَرَائَكُمْ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَخَدِمْتُمْ كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ....“

(اخرجه الحاکم وصححه. درمنثور ج:۶ ص:۵۵)

ترجمہ:...... ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھاٹھ سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے، ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، ان کے سروں پر لاغر بختی اُونٹ کے کوہان کی طرح بال ہوں گے، ان پر لعنت کرو! کیونکہ وہ ملعون ہیں، اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں۔“

۵۷

خدا کی لعنت وغضب میں صبح وشام

”عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ يُوْشِكُ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَّغْدُوْنَ فِیْ سُخْطِ اللهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَتِهٖ، فِیْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ.“

(اخرجه احمد ومسلم والحاکم وصححه. درمنثور ج:۶ ص:۵۵)

ترجمہ:...... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو بعید نہیں کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو جن کی صبح و شام اللہ کے غضب ولعنت میں بسر ہوگی، ان کے ہاتھ میں بیل کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے۔''

۵۸

حالات میں روز افزوں شدت

''عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا الْمَالُ اِلَّا اِفَاضَةً، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ خَلْقِهٖ.''

(رواہ الطبرانی وصححه. درمنثور ج:۶ ص:۵۵)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: حالات میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جائے گی، مال میں برابر اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی (نیک لوگ یکے بعد دیگرے اُٹھالئے جائیں گے)۔''

۵۹

کیا ایسا بھی ہوگا؟

''عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عِیْسَی الْمَدِیْنِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَیْفَ

بِکُمْ اِذَا فَسَقَ فُتْیَانُکُمْ وَطَغٰی نِسَاءُکُمْ؟ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَاِنَّ ذَالِکَ لَکَائِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ! وَاَشَدُّ مِنْہُ. کَیْفَ بِکُمْ اِذَا لَمْ تَأْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ؟ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَاِنَّ ذَالِکَ لَکَائِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ! وَاَشَدُّ مِنْہُ. کَیْفَ بِکُمْ اِذَا رَأَیْتُمُ الْمُنْکَرَ مَعْرُوْفًا وَالْمَعْرُوْفَ مُنْکَرًا؟"

(کتاب الرقائق لابن المبارک ص:۴۸۴)

ترجمہ:...... "موسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نوجوان بدکار ہوجائیں گے اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں! اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب نہ تم بھلائی کا حکم کروگے، نہ برائی سے منع کروگے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں! اور اس سے بھی بدتر۔ اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب تم برائی کو بھلائی، اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگوگے؟"

۶۰

عورتوں کی فرمانبرداری

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ

دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ، وَاَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَاَقْصٰى اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِى الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ." (جامع ترمذی ج:۲ ص:۴۴)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مالِ غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے، دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے، مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی، اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دُور، اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قبیلے کا بدکار ان کا سردار بن بیٹھے، اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے، آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کے لئے کی جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہوجائے، شرابیں پی جانے لگیں اور پچھلے لوگ پہلوں کو لعن طعن سے یاد کریں، اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنس جانے، شکلیں بگڑ جانے، آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ

ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔"

۶۱

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا

"عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ. قِيْلَ: وَمَا هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ، وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِکَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا!" (ترمذی شریف ج:۲ ص:۴۴)

ترجمہ:......"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی اس وقت اس پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب غنیمت دولت بن جائے، امانت کو غنیمت کی طرح لوٹا جانے لگے، زکوٰۃ کو تاوان اور ٹیکس سمجھا جائے، مرد اپنی بیوی کا

کہا مانے اور ماں سے بدسلوکی کرے، دوست سے وفاداری اور باپ سے بے وفائی برتے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، سب سے کمینہ آدمی قوم کا نمائندہ کہلائے، آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے، شراب نوشی عام ہوجائے، ریشمی لباس پہنا جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جائے اور امت کا پچھلا حصہ پہلوں کو برا بھلا کہنے لگے، اس وقت سرخ آندھی، زمین میں دھنسنے یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کرنا چاہئے!''

۶۲

مساجد کی بے حرمتی

''عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ.''

(رواه البيهقي في شعب الايمان. مشکوٰۃ ص:۷۱)

ترجمہ:...... ''حضرت حسن رحمہ اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔''

۶۳

جاہل مفتی

"عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَّنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا!" (مشکوٰۃ، کتاب العلم ص:۳۳)

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اُٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے نکال لے، بلکہ علما کو ایک ایک کرکے اُٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتویٰ دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

۶۴

علما اور حکام

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ

سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، وَیَقُوْلُوْنَ:
"نَأْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا!"
وَلَا یَکُوْنُ ذَالِکَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا
الشَّوْکُ، کَذَالِکَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ. اِلَّا قال
محمد بن الصباح کانه یعنی الْخَطَایَا."

(ابن ماجہ ص:۲۲)

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہوگی جو دین کا قانون خوب حاصل کرے گی اور قرآن بھی پڑھے گی، پھر وہ کہیں گے: "آؤ ہم ان حاکموں کے پاس جاکر ان کی دنیا میں حصہ لگائیں، اور اپنا دین ان سے الگ رکھیں!" لیکن ایسا نہیں ہوسکتا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا، اسی طرح ان حکام کے پاس جاکر بھی گناہوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔"

۶۵

دین کی باتوں کو اُلٹ دیا جائے گا

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا
یُکْفَاءُ ـ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیٰی الرَّاوِیْ یَعْنِی الْاِسْلَامَ ـ
کَمَا یُکْفَاءُ الْاِنَاءُ یَعْنِی الْخَمْرَ. قِیْلَ: فَکَیْفَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ! وَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ فِیْھَا مَا بَیَّنَ؟ قَالَ: یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا فَیَسْتَحِلُّوْنَھَا۔" (رواہ الدارمی۔ مشکوٰۃ شریف ص:۴۶۰)

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: دین کی سب سے پہلی چیز جو برتن کی طرح اُلٹی جائے گی وہ شراب ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو صاف صاف بیان فرمادیا ہے؟ فرمایا: کوئی اور نام رکھ کر اسے حلال کرلیں گے۔"

۶۶

تباہی کی اصل بنیاد

"عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَوَاللّٰہِ! لَا الْفَقْرُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا وَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ۔"

(مشکوٰۃ شریف ص:۴۴۰)

ترجمہ:...... "حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: خدا کی قسم! مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خطرہ نہیں، بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر پھیلائی گئی، پھر تم ایک دوسرے پر اس پر

حرص کرنے لگو، جس طرح پہلی امتوں نے حرص کی، پھر وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کرڈالے جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کردیا۔“

٦٧

یہود و نصاریٰ کی نقالی

”عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ! قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی؟ قَالَ: فَمَنْ؟“ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ شریف ص:۴۵۸)

وعند الترمذی عن عبداللّٰه بن عمرو: ”حَتّٰی اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰالِكَ.“

ترجمہ:...... ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی ٹھیک پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل کر رہوگے، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے تو تم بھی اس میں گھس کر رہوگے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پہلی امتوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا: اور کون؟“ ایک روایت میں ہے کہ: ”اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی اس قماش کے لوگ ہوں گے۔“ معاذ اللہ!

۶۸

اندھا دھند قتل

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِیَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَّا يَدْرِیْ الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ. فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: اَلْهَرْجُ! اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ." (رواہ مسلم۔ ج:۲ ص:۳۹۴، مشکوٰۃ شریف ص:۴۶۲)

ترجمہ:......"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آجائے جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہوگی کہ اس نے کیوں قتل کیا، نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا: ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: فساد عام ہوگا، قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔"

۶۹

بد سے بدتر دور

"عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِیٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى

مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: اِصْبِرُوْا! فَاِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.''

(رواہ البخاری ج:۲ ص:۱۰۴۷، مشکوٰۃ شریف ص:۴۶۲)

ترجمہ:..... ''زبیر بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان مصائب کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے پیش آرہے تھے، انہوں نے سن کر فرمایا: صبر کرو! تم پر جو دور بھی آئے گا اس کے بعد کا دور اس سے بھی بدتر ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو، میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔''

۷۰

تباہ کن گناہوں پر جرأت

''عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ.''

(رواه البخاری كما فی المشكوٰة ص: ۴۵۸ واللفظ له، ورواه الامام احمد فی كتاب الزهد ص: ۱۹۵ من حديث ابی سعيد الخدری)

ترجمہ:..... ''حضرت انس اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: تم لوگ بعض اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظر میں تو بال

سے بھی باریک (یعنی معمولی) ہوتے ہیں، مگر ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ''تباہ کن'' شمار کیا کرتے تھے۔''

۷۱

لگاتار فتنے

''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهٗ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِیْ جَشْرِهٖ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ اِذْ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ! قَالَ: فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَيَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى مَا يَعْلَمُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهٗ شَرًّا لَّهُمْ، اَلَا! وَاِنَّ عَافِيَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِیْ اَوَّلِهَا، وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَفِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا تَجِیْءُ الْفِتْنَةُ، فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِیْ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِیْءُ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ، ثُمَّ تَجِیْءُ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْتِیْ اِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ

وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ!.....''

(صحیح مسلم ج:۲ ص:۱۲۶، نسائی ج:۲ ص:۱۸۴، ابن ماجہ ص:۲۸۴، مسند احمد ج:۲ ص:۱۹۱ واللفظ لہ، بیہقی ج:۸ ص:۱۶۹)

ترجمہ:.....''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے، بعض تیراندازی کی مشق کر رہے تھے، اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے: لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لئے بہتر سمجھتا ہے، اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے بُرا سمجھتا ہے۔ سنو! امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا پس مؤمن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کردے گا، پھر وہ جاتا رہے گا، اور دوسرا، تیسرا فتنہ آتا رہے گا، اور مؤمن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہوگا کہ وہ اسے تباہ و برباد کردے گا، پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو، اس کی موت اس حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتتے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کرلی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو

اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔"

۷۲

خدا کی زمین تنگ ہوجائے گی

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَنْزِلُ بِاُمَّتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِیْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ حَتّٰی تَضِیْقَ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ، فَیَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِیْ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا، یَرْضٰی عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْاَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ، وَلَا السَّمَاءُ شَیْئًا مِنْ قَطْرِهَا اِلَّا صَبَّتْهُ، یَعِیْشُ فِیْهِمْ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعَ."

(درِ منثور ج:۶ ص:۵۸)

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت پر ان کے حاکموں کی جانب سے ایسے مصائب ٹوٹ پڑیں گے کہ ان پر خدا کی زمین تنگ ہوجائے گی، اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص (مہدی علیہ الرضوان) کو کھڑا کریں گے، جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھردیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی، ان سے زمین والے بھی راضی ہوں گے اور آسمان والے بھی، ان کے زمانہ میں زمین اپنی

تمام پیداوار اُگل دے گی، اور آسمان سے خوب بارش ہوگی، وہ ان میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔"

۷۳

فتنہ زدہ قلوب

"عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.... قَالَ حذيفة: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَىُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَاَىُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى اَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَالْآخَرُ اَسْوَدُ مِرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ......" (صحیح مسلم ج:۱ ص:۸۲)

ترجمہ:......"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ: فتنے دلوں میں اسی طرح یکے بعد دیگرے در آئیں گے جس طرح چٹائی میں یکے بعد دیگرے ایک ایک تنکا در آتا ہے، چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کرلیا اور وہ اس میں پوری طرح رچ بس گئے اس پر (ہر فتنہ کے عوض) ایک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا، اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس

پر (ہر فتنہ کو ردّ کردینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا، یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہوجائیں گی: ایک سنگِ مرمر جیسا سفید کہ اسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا، اور دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ، اُلٹے کوزے کی طرح (کہ خیر کی کوئی بات اس میں نہیں ٹکے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رچ بس گئی ہیں نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا، نہ کسی برائی کو برائی (اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہوگی)۔''

۷۴

دلوں سے امانت نکل جائے گی

''عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ، رَأَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْآخَرَ، حَدَّثَنَا: اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِھَا، قَالَ: یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِہٖ، فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ، ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَیَبْقٰی اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجَلِ، کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَّلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ، وَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ وَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَةَ، فَیُقَالُ: اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ

رَجُلًا اَمِیْنًا. وَیُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ. وَمَا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ." (مشکوٰۃ شریف ص:۴۶۱، بخاری شریف ج:۲ ص:۱۰۴۹)

ترجمہ:..... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتلائیں، ایک تو میں نے آنکھوں سے دیکھ لی، اور دوسری کا منتظر ہوں۔ پہلی بات آپ نے یہ بتلائی کہ: امانت (نورِ ایمان) لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اُترا، بعد ازاں انہوں نے قرآن سیکھا، پھر سنت کا علم حاصل کیا (اس کا مشاہدہ تو میں نے خود کرلیا ہے)۔ دوسری بات آپؐ نے امانت کے اُٹھ جانے کے بارے میں فرمائی۔ فرمایا کہ: آدمی ایک دفعہ سوئے گا تو امانت کا کچھ حصہ اس کے دل سے نکال لیا جائے گا، چنانچہ تل کے نشان کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا، پھر دوبارہ سوئے گا تو امانت کا بقیہ حصہ بھی قبض کرلیا جائے گا، اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم اپنے پاؤں پر آگ کا انگارہ کھینچو تو آبلہ اُبھرا ہوا نظر آئے گا، مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا، اور دن بھر لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ایک بھی آدمی مشکل سے ایسا نہیں مل سکے گا جو امانت ادا کرتا ہو، چنانچہ (دیانت کا اس قدر قحط ہوگا کہ) یہ کہا جائے گا کہ: "فلاں قبیلہ میں ایک آدمی امانت دار ہے!" اور (بداخلاقی کا یہ حال ہوگا کہ) ایک آدمی کے متعلق یہ کہا جائے گا: "واہ وا! کتنا عقل مند آدمی ہے، کتنا زندہ دل ہے، کتنا بہادر ہے (وہ ایسا ہے، ویسا ہے)۔" حالانکہ اس بندۂ خدا کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی

تو ایمان نہیں ہوگا۔''

۷۵

انسانی لباس میں شیطان

''عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ النَّاسُ یَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْرِ وَکُنْتُ اَسْأَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ یُّدْرِکَنِیْ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّا کُنَّا فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰہُ بِهٰذَا الْخَیْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ! قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَالِکَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! وَفِیْهِ دَخَنٌ. قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهٗ؟ قَالَ: قَوْمٌ یَّسْتَنُّوْنَ بِغَیْرِ سُنَّتِیْ، وَیَهْدُوْنَ بِغَیْرِ هَدْیِیْ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْکِرُ. قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَالِکَ الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ! دُعَاةٌ عَلٰی اَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَیْهَا قَذَفُوْهُ فِیْهَا. قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا! قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذَالِکَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَهُمْ! قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذَالِکَ.''

(مشکوٰۃ ص:۴۶۱ واللفظ لہ، بخاری ج:۲ ص:۱۰۴۹)

ترجمہ:...... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں آپؐ سے شر کے بارے میں تحقیق کیا کرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے لاعلمی کی وجہ سے پہنچ جائے۔ فرماتے ہیں: میں نے (ایک دفعہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں پھنسے ہوئے تھے، حق تعالیٰ شانہ نے (آپؐ کی بدولت) ہمارے پاس یہ خیر بھیج دی (یعنی اسلام) تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں! میں نے کہا: اور اس شر کے بعد کوئی خیر ہوگی؟ فرمایا: ہاں! مگر اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے کہا: کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا: کچھ لوگ ہوں گے جو میری سنت کے بجائے دوسری چیزوں کی تلقین کریں گے، ان میں نیک و بد کی آمیزش ہوگی۔ میں نے کہا: اچھا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں! جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا، اسے جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ذرا ان کا حال تو بیان فرمایئے۔ فرمایا: وہ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے (یعنی اسلام کے مدعی ہوں گے اور اسلامی اصطلاحات کو مطلب براری کے لئے استعمال کریں گے)۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ برا وقت مجھ پر آجائے تو آپؐ مجھے کیا ہدایت فرماتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چمٹے رہنا! میں نے کہا: اگر اس وقت نہ مسلمانوں کی جماعت ہو، نہ امام تو پھر؟ فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو، خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ میں جگہ بنانا پڑے، حتیٰ کہ اسی

حالت میں تمہاری موت آجائے۔''

''وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: یَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّۃٌ لَّا یَھْتَدُوْنَ بِھَدْیِیْ وَلَّا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ، وَسَیَقُوْمُ فِیْھِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ. قَالَ حُذَیْفَۃُ: قُلْتُ: کَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللہِ! اِنْ اَدْرَکْتُ ذَالِکَ؟ قَالَ: تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ الْاَمِیْرَ وَاِنْ ضَرَبَ ظَھْرَکَ وَاَخَذَ مَالَکَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ!''

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۴۶۲)

ترجمہ:...... ''اور ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد کچھ مقتدا اور حکام ہوں گے جو نہ میری سیرت پر چلیں گے، نہ میری سنت کو اپنائیں گے، ان میں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب انسانی جسم میں شیاطین کے قلوب ہوں گے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر یہ بُرا وقت مجھ پر آجائے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا: (جائز امور میں) امیر کی سمع و طاعت بجالانا، خواہ وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال لوٹ لے، تب بھی سمع و طاعت بجالانا!''

۷۶

بدعملی کے نتائج

''عَنْ زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: ذَکَرَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَالَ: ذَاکَ عِنْدَ اَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ. قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ یَذْهَبُ الْعِلْمُ؟ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَنَا، وَیُقْرِئُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ. فَقَالَ: ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ زِیَادُ! اِنْ کُنْتُ لَاَرَاکَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِیْنَةِ، اَوَلَیْسَ هٰذِهِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ لَا یَعْمَلُوْنَ بِشَیْءٍ مِمَّا فِیْهَا؟"

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۸)

ترجمہ:...... "حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہولناک چیز کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ: یہ اس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور علم کیسے جاتا رہے گا؟ جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں، ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے (یعنی تو مرجائے) میں تو تجھے مدینہ کے فقیہ تر لوگوں میں سے سمجھتا تھا، (مگر تعجب ہے کہ تم تو اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ پائے، آخر تمہیں علم کے اُٹھ جانے پر تعجب کیوں ہونے لگا؟) کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن ان کی کسی بات پر بھی تو عمل نہیں کرتے (اسی بدعملی کے نتیجہ میں یہ امت بھی وحی کی برکات کھو بیٹھے گی، پس بے معنی قیل و قال رہ جائے گی)۔"

۷۷

اختلاف کی نحوست

''اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ فِیْ خُطْبَةِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ (اَیْ یَوْمَ سَقِیْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ) قَالَ: وَاِنَّهٗ لَا یَحِلُّ اَنْ یَّکُوْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمِیْرَانِ! فَاِنَّهٗ مَهْمَا یَکُنْ ذَالِکَ یَخْتَلِفْ اَمْرُهُمْ وَاَحْکَامُهُمْ، وَتَتَفَرَّقْ جَمَاعَتُهُمْ، وَیَتَنَازَعُوْا فِیْمَا بَیْنَهُمْ، هُنَالِکَ تُتْرَکُ السُّنَّةُ وَتَظْهَرُ الْبِدْعَةُ، وَتُعْظَمُ الْفِتْنَةُ، وَلَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی ذَالِکَ صَلَاحٌ.''

(حیاۃ الصحابہ ج:۲ ص:۱)

ترجمہ:...... ''امام بیہقی رحمہ اللہ نے بروایت ابن اسحاق نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (سقیفۂ بنی ساعدہ کے دن) یہ بھی فرمایا تھا کہ: یہ بات تو کسی طرح درست نہیں کہ مسلمانوں کے دو امیر ہوں! کیونکہ جب کبھی ایسا ہوگا ان کے احکام و معاملات میں اختلاف رونما ہوجائے گا، ان کی جماعت تفرقہ کا شکار ہوجائے گی اور ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہوجائیں گے، اس وقت سنت ترک کردی جائے گی، بدعت ظاہر ہوگی اور عظیم فتنہ برپا ہوگا اور اس حالت میں کسی کے لئے بھی خیر و صلاح نہیں ہوگی۔''

۷۸

حکام کی غلط روی پر نہ ٹوکنا

"عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْقَمَامَةِ فَقَالَ عِنْدَ خُطْبَتِهٖ: اِنَّمَا الْمَالُ مَالُنَا، وَالْفَیْءُ فَيْئُنَا! فَمَنْ شِئْنَا اَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ شِئْنَا مَنَعْنَاهُ! فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، فَلَمَّا كَانَ فِی الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ مِثْلَ ذَالِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، فَلَمَّا كَانَ فِی الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّمَّنْ حَضَرَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: كَلَّا! اِنَّمَا الْمَالُ مَالُنَا، وَالْفَیْءُ فَيْئُنَا، فَمَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَاكَمْنَاهُ اِلَی اللّٰهِ بِاَسْيَافِنَا! فَنَزَلَ مُعَاوِيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرْسَلَ اِلَی الرَّجُلِ فَاَدْخَلَهٗ، فَقَالَ الْقَوْمُ: هَلَكَ الرَّجُلُ! ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ فَوَجَدُوا الرَّجُلَ مَعَهٗ عَلَی السَّرِيْرِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ: اِنَّ هٰذَا اَحْيَانِیْ اَحْيَاهُ اللّٰهُ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ يَقُوْلُوْنَ وَلَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ، يَتَقَاحَمُوْنَ فِی النَّارِ كَمَا تَتَقَاحَمُ الْقِرَدَةُ!" وَاِنِّیْ تَكَلَّمْتُ اَوَّلَ جُمُعَةٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ اَحَدٌ، فَخَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَكَلَّمْتُ فِی الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ اَحَدٌ، فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ: اِنِّیْ مِنَ الْقَوْمِ! ثُمَّ تَكَلَّمْتُ فِی الْجُمُعَةِ

الثَّالِثَةِ فَقَامَ هٰذَا الرَّجُلُ فَرَدَّ عَلَيَّ، فَاَحْيَانِيْ اَحْيَاهُ اللهُ!"

(حیاۃ الصحابہ ج:۲ ص:۶۸)

ترجمہ:...... "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ "قمامہ" کے دن منبر پر تشریف لے گئے اور دورانِ خطبہ فرمایا: مال ہمارا مال ہے، اور فئے ہماری فئے ہے، ہم جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں! ان کو کسی نے جواب نہیں دیا۔ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں پھر یہی فرمایا، اس وقت بھی کسی نے اس کا جواب نہیں دیا، پھر تیسرے جمعہ کو بھی یہی فرمایا، یہ سن کر حاضرینِ مسجد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: ہرگز نہیں! مال ہمارا مال ہے اور فئے ہماری فئے ہے، پس جو شخص ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا ہم اپنی تلوار کے ذریعہ اس کا محاکمہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کریں گے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر سے اترے اور نمازِ جمعہ کے بعد اس شخص کو اپنی قیام گاہ پر بلایا، لوگوں نے آپس میں کہا: یہ آدمی تو مارا گیا! پھر دوسرے لوگ حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ شخص چارپائی پر حضرت معاویہؓ کے ساتھ بیٹھا ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: اس شخص نے مجھے موت سے بچالیا، اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ: "میرے بعد کے زمانہ میں کچھ حاکم ہوں گے جو اُلٹی سیدھی کہیں گے، مگر کسی کو ان کے ٹوکنے کی ہمت نہیں ہوگی، یہ سب لوگ جہنم میں گھسیں گے جس طرح بندر گھستے ہیں!" حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (بطورِ امتحان) پہلے جمعہ کو وہ بات کہی، مگر کسی نے مجھے ٹوکا نہیں، مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں میں

بھی انہی حاکموں میں سے نہ ہوں، پھر دوسرے جمعہ کو یہی بات کہی اور کسی نے مجھے نہیں ٹوکا تو مجھے یقین ہو چلا کہ میرا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے، پھر میں نے تیسرے جمعہ کو یہی بات کہی تو اس شخص نے کھڑے ہو کر مجھے ٹوک دیا، پس اس نے مجھے زندہ کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے!"

۷۹

نا اہلوں کی حکومت

"عَنْ رَافِعِ الطَّائِیِّ قَالَ: صَحِبْتُ اَبَابَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا قُلْتُ: یَا اَبَابَكْرٍ! اَوْصِنِیْ. قَالَ: اَقِمِ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ لِوَقْتِهَا، وَاَدِّ زَكٰوةَ مَالِكَ طَیِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَاحْجُجِ الْبَیْتَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْهِجْرَةَ فِی الْاِسْلَامِ حَسَنٌ، وَاَنَّ الْجِهَادَ فِی الْهِجْرَةِ حَسَنٌ، وَلَا تَكُنْ اَمِیْرًا، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ الْاِمَارَةُ الَّتِیْ تَرَی الْیَوْمَ سِیْرَةٌ قَدْ اَوْشَكَتْ اَنْ تَفْشُوَ وَتَكْثُرَ حَتّٰی یَنَالَهَا مَنْ لَّیْسَ لَهَا بِاَهْلٍ، وَاِنَّهٗ مَنْ یَّكُنْ اَمِیْرًا فَاِنَّهٗ مِنْ اَطْوَلِ النَّاسِ حِسَابًا، وَاَغْلَظِهٖ عَذَابًا، وَمَنْ لَا یَكُوْنُ اَمِیْرًا فَاِنَّهٗ مِنْ اَیْسَرِ النَّاسِ حِسَابًا، وَاَهْوَنِهٖ عَذَابًا، لِاَنَّ الْاُمَرَاءَ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَمَنْ یَّظْلِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّمَا یَخْفِرُ اللّٰهَ، هُمْ جِیْرَانُ اللّٰهِ وَهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ!

اِنَّ اَحَدَکُمْ لَتُصَابُ شَاةُ جَارِهٖ اَوْ بَعِيْرُ جَارِهٖ فَيَبِيْتُ وَارِمَ الْعَضَلِ يَقُوْلُ: "شَاةُ جَارِیْ!" اَوْ "بَعِيْرُ جَارِیْ!" فَاِنَّ اللهَ اَحَقُّ اَنْ يَّغْضَبَ لِجِيْرَانِهٖ."

(اخرجه ابن المبارک فی الزهد، کنز العمال ج:۵ ص:۷۵۲)

ترجمہ:...... "رافع طائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ایک جہاد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رفیق تھا، واپسی پر میں نے کہا: اے ابوبکر! مجھے کوئی نصیحت کیجئے! فرمایا: فرض نمازیں ٹھیک وقت پر پڑھا کرو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی سے دیا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کیا کرو، دیکھو! اسلام میں ہجرت بڑی اچھی بات ہے، اور ہجرت میں جہاد بہت خوب ہے، اور حاکم نہ بننا! پھر فرمایا: یہ امارت جو آج تمہیں ٹھنڈی نظر آتی ہے، بہت جلد یہ پھیل جائے گی اور زیادہ ہوجائے گی، یہاں تک کہ ان لوگوں کے ہاتھ لگے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے، حالانکہ جو شخص حاکم بن جاتا ہے اس کا حساب طویل تر اور عذاب سخت تر ہوگا، اور جو شخص امیر نہ بنے اس کا حساب نسبتاً آسان اور عذاب ہلکا ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کو مسلمانوں پر ظلم کا موقع نسبتاً زیادہ ملتا ہے اور جو شخص مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے وہ عہدِ خداوندی کو توڑتا ہے، اہلِ ایمان، اللہ کے ہمسائے اور اس کے بندے ہیں، تم میں سے کسی کے ہمسائے کی بکری یا اُونٹ کو آفت پہنچے تو ساری رات پریشانی میں گزارتا ہے اور کہتا ہے کہ: "میرے ہمسائے کی بکری! میرے ہمسائے کا اُونٹ!" پس یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکلیف پر

غضب ناک ہو۔“

۸۰

ظاہر و باطن کا اختلاف

”عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ قَالَ: اَتَيْتُ نُعَيْمَ بْنَ اَبِیْ هِنْدٍ فَاَخْرَجَ اِلَیَّ صَحِيْفَةً فَاِذَا فِيْهَا:

”مِنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

سَلَامٌ عَلَيْکَ! اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّا عَهِدْنَاکَ وَاَمْرُ نَفْسِکَ لَکَ مُهِمٌّ، وَاَصْبَحْتَ قَدْ وُلِّيْتَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَحْمَرِهَا وَاَسْوَدِهَا، يَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيْکَ الشَّرِيْفُ وَالْوَضِيْعُ، وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيْقُ وَبِکُلٍّ حِصَّةٌ مِنَ الْعَدْلِ فَانْظُرْ کَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ ذَالِکَ يَا عُمَرُ! فَاِنَّا نُحَذِّرُکَ يَوْمًا تَعْنِیْ فِيْهِ الْوُجُوْهُ، وَتَجِفُّ فِيْهِ الْقُلُوْبُ، وَتَقْطَعُ فِيْهِ الْحُجَجُ، يَمْلِکُ قَهْرِهِمْ بِجَبَرُوْتِهٖ، وَالْخَلْقُ دَاخِرُوْنَ لَهٗ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ، وَيَخَافُوْنَ عِقَابَهٗ، وَاِنَّا کُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيَرْجِعُ اِلٰی آخِرِ زَمَانِهَا اَنْ يَکُوْنُوْا اِخْوَانَ الْعَلَانِيَةِ، اَعْدَاءَ السَّرِيْرَةِ، وَاِنَّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ يَنْزِلَ کِتَابُنَا اِلَيْکَ سِوَی الْمَنْزِلِ الَّذِیْ نَزَلَ مِنْ قُلُوْبِنَا، فَاِنَّا کَتَبْنَا بِهٖ

نَصِیحَةً لَّکَ، وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ!"

فَکَتَبَ اِلَیْهِمَا:

"مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبُوْعُبَیْدَةَ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ!

سَلَامٌ عَلَیْکُمَا! اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّکُمَا کَتَبْتُمَا اِلَیَّ تُذَکِّرَانِ اَنَّکُمَا عَهِدْتُّمَانِیْ وَاَمْرُ نَفْسِیْ لِی مُهِمٌّ وَاِنِّیْ قَدْ اَصْبَحْتُ قَدْ وُلِّیْتُ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَحْمَرَهَا وَاَسْوَدَهَا یَجْلِسُ بَیْنَ یَدَیَّ الشَّرِیْفُ وَالْوَضِیْعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِیْقُ، وَلِکُلٍّ حِصَّةٌ مِنْ ذَالِکَ. وَکَتَبْتُمَا: فَانْظُرْ کَیْفَ اَنْتَ عِنْدَ ذَالِکَ یَا عُمَرُ! وَاِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ عِنْدَ ذَالِکَ لِعُمَرَ اِلَّا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَکَتَبْتُمَا تُحَذِّرَانِیْ مَا حُذِّرَتْ بِهِ الْاُمَمُ قَبْلَنَا، وَقَدِیْمًا کَانَ اخْتِلَافُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِاٰجَالِ النَّاسِ یَقْرُبَانِ کُلَّ بَعِیْدٍ، وَیُبْلِیَانِ کُلَّ جَدِیْدٍ، وَیَاْتِیَانِ بِکُلِّ مَوْعُوْدٍ، حَتّٰی یَصِیْرَ النَّاسُ اِلٰی مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. کَتَبْتُمَا تُذَکِّرَانِ اَنَّکُمَا کُنْتُمَا تُحَدِّثَانِ اَنَّ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَیَرْجِعُ فِیْ آخِرِ زَمَانِهَا اَنْ یَّکُوْنَ اِخْوَانَ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءَ السَّرِیْرَةِ، وَلَسْتُمْ بِاُوْلٰئِکَ، لَیْسَ هٰذَا بِزَمَانِ ذَاکَ، وَاَنَّ ذَالِکَ زَمَانٌ تَظْهَرُ فِیْهِ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ، تَکُوْنُ رَغْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ اِلٰی بَعْضٍ لِصَلَاحِ دُنْیَاهُمْ وَرَهْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ بَعْضٍ. کَتَبْتُمَا بِهٖ نَصِیْحَةً

تَعِظَانِیْ تُعَوِّذَانِیْ بِاللّٰہِ اَنْ اُنْزِلَ کِتَابَکُمَا سِوَی الْمَنْزِلِ الَّذِیْ نَزَلَ مِنْ قُلُوْبِکُمَا وَاَنَّکُمَا کَتَبْتُمَا بِہٖ وَقَدْ صَدَقْتُمَا، فَلَا تَدَعَا الْکِتَابَ اِلَیَّ فَاِنَّہٗ لَا غِنٰی بِیْ عَنْکُمَا وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمَا!‘‘

(کنز العمال ج:۱۶ ص:۱۶۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۱۳ ص:۲۶۶ واللفظ لہٗ)

ترجمہ:...... ’’محمد بن سوقہ کہتے ہیں: میں نعیم بن ابی ہند کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک خط دکھایا جس میں لکھا تھا:

’’از طرف ابوعبیدہ بن جراحؓ و معاذ بن جبلؓ، بخدمت عمر بن خطابؓ:

السلام علیکم! ہم آپ کو آپ کے منصب کی نزاکت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ اس امت کے سیاہ وسفید کا معاملہ آپ کے سپرد ہے، آپ کے سامنے شریف بھی پیش ہوگا اور رذیل بھی، دوست بھی اور دشمن بھی، اور ہر ایک کو اس کے انصاف کا حق ملنا چاہئے، اب آپ کو دیکھنا یہ ہے کہ اس موقع پر آپ کا طرزِ عمل کیا ہوگا؟ ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس میں چہرے سرنگوں اور دل خشک ہوں گے، خدائے قہار کی حجت کے سامنے سب کی حجتیں دھری رہ جائیں گی، ساری مخلوق اس کے سامنے ناک رگڑتی ہوگی، لوگ اس کی رحمت کے امیدوار ہوں گے اور اس کے عذاب سے ترساں ولرزاں ہوں گے، اور ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ آخری زمانہ میں اس امت کی حالت ایسی ہوجائے گی کہ لوگ

بظاہر بھائی بھائی ہوں گے، مگر دلوں میں ایک دوسرے کی عداوت ہوگی، ہم نے یہ خط آپ کو محض ازراہِ خیرخواہی لکھا ہے، خدارا! اس خط کو اس دلی خیرخواہی کے علاوہ کسی اور بات پر محمول نہ کیا جائے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا:

"از طرف عمر بن الخطابؓ بخدمت ابوعبیدہؓ و معاذؓ:

السلام علیکم! اما بعد: آپ کا خط ملا جس میں آپ نے یہ ذکر کیا کہ آپ حضرات میرے منصب کی نزاکت کی طرف مجھے متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس امت کے سیاہ و سفید کا معاملہ میرے سپرد ہوچکا ہے، اور میرے سامنے شریف بھی پیش ہوگا اور رذیل بھی، دوست بھی اور دشمن بھی، اور ہر ایک کو اس کے انصاف کا حق ملنا چاہئے، آپ نے لکھا تھا کہ اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ میرا طرزِ عمل کیا ہوگا؟ (جواباً گزارش ہے کہ) اس موقع پر عمر کو بدی سے بچنے اور راستی پر جمنے کے لئے خدائی توفیق کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔

آپ نے مجھے اس چیز سے بھی ڈرایا ہے جس سے پہلی امتوں کو ڈرایا گیا تھا، قدیم زمانہ ہی سے لیل و نہار کی گردش انسانوں کی مدتِ مہلت کو گھٹاتی چلی آئی ہے، دن اور رات دور کو نزدیک اور نئے کو کہنہ کر رہے ہیں، اور ہر وعدہ کی چیز کو اپنے وقت پر لے آتے ہیں، یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگ اپنی اپنی جگہ پہنچ جائیں گے، یعنی جنت یا دوزخ میں۔

آپ نے مجھے آگاہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ آخری زمانہ میں اس امت کی حالت ایسی ہوجائے گی کہ بظاہر وہ بھائی بھائی ہوں گے لیکن دلوں میں ایک دوسرے کے عداوت ہوگی، اطمینان رکھئے کہ نہ ان لوگوں سے مراد

آپ حضرات ہیں، نہ یہ وہ زمانہ ہے، یہ زمانہ وہ ہوگا جس میں خوف اور لالچ نمایاں ہوں گے اور لوگوں کا ایک دوسرے سے تعلق دنیاوی اغراض کے لئے ہوگا۔

آپ نے لکھا ہے کہ: ''یہ خط آپ نے محض ازراہِ خیرخواہی لکھا ہے، خدارا! اسے دلی خیرخواہی کے سوا کسی اور بات پر محمول نہ کیا جائے'' یہ آپ نے بالکل صحیح لکھا ہے اس لئے مجھے برابر لکھتے رہیے، میں آپ حضرات (کے مفید مشوروں) سے بے نیاز نہیں ہوں، والسلام علیکم!''

۸۱

دجالی فرقہ

''عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَیَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ: "لَا قَدْرَ!" فَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ، فَاِنَّهُمْ شِیْعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَی اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُّلْحِقَهُمْ بِهٖ.''

(مسند ابوداؤد طیالسی ج:۲ ص:۵۸)

ترجمہ:...... ''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کہا کریں گے: ''تقدیر کوئی چیز نہیں!'' یہ لوگ اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو،

کیونکہ یہ دجال کا ٹولہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ ان کو دجال سے ملادیں۔''

۸۲

ضروریاتِ دین کا انکار

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ نَاسٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَيُكَذِّبُوْنَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتَحَشُوْا.''

(مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ قزوینی فی البعث۔ کنز العمال ج:۱ ص:۳۸۷)

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعد کے زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کانے دجال کو افسانہ بتلائیں گے، قربِ قیامت میں سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے، عذابِ قبر کی تکذیب کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، حوضِ کوثر کا انکار کریں گے اور دوزخ میں جل بھن کر اس سے نجات پانے والوں کا انکار کریں گے۔''

۸۳

انقلابِ زمانہ

''اَخرَجَ ابنُ جریرٍ فی تھذیبِ الآثار: حدَّثنی ابوحُمیدٍ الحِمصیُّ احمدُ بنُ المُغیرۃ، حدَّثنا عُثمانُ بنُ سعیدٍ عن مُحمّدِ بنِ مُھاجرٍ، حدَّثنی الزُّبیدیُّ عنِ الزُّھریِّ عن عُروۃَ عن عائشۃَ رضیَ اللّٰہُ عنھا وعنھُم، انَّھا قالتْ: یا ویحَ لبیدٍ حیثُ یقولُ:

ذَھَبَ الَّذینَ یُعاشُ فی اَکنافِھِمْ
وبَقِیتُ فی خَلْفٍ کجِلْدِ الاَجرَبِ!

قالتْ عائشۃُ رضیَ اللّٰہُ عنھا: فکیفَ لَوْ ادرکَ زمانَنا ھٰذا! قالَ عُروۃُ: رحِمَ اللّٰہُ عائشۃَ! فکیفَ لوْ ادرکتْ زمانَنا ھٰذا؟ ثُمَّ قالَ الزُّھریُّ: رحِمَ اللّٰہُ عُروۃَ! فکیفَ لوْ ادرکَ زمانَنا ھٰذا؟ ثُمَّ قالَ الزُّبیدیُّ: رحِمَ اللّٰہُ الزُّھریَّ! فکیفَ لوْ ادرکَ زمانَنا ھٰذا؟ قالَ مُحمّدٌ: وانا اقولُ: رحِمَ اللّٰہُ الزُّبیدیَّ! فکیفَ لوْ ادرکَ زمانَنا ھٰذا؟ قالَ ابوحُمیدٍ: قالَ عُثمانُ ونحنُ نقولُ: رحِمَ اللّٰہُ مُحمّدًا! فکیفَ لوْ ادرکَ زمانَنا ھٰذا؟ قالَ ابنُ جریرٍ: قالَ لنا ابوحُمیدٍ: رحِمَ اللّٰہُ عُثمانَ! فکیفَ لوْ ادرکَ زمانَنا ھٰذا؟ قالَ ابنُ جریرٍ: رحِمَ اللّٰہُ احمدَ بنَ المُغیرۃِ! فکیفَ لوْ

اَدْرَکَ زَمَانَنَا هٰذَا؟"

(کنز العمال ج:۱۴ ص:۵۷۸ واللفظ لہٗ، واخرجه عبدالرزاق فی مصنفه (ج:۱۱ ص:۲۴۶) مختصرًا وقال المعلق اخرجه ابن المبارک عن معمر ص:۶۰ رقم:۱۸۳)

قَالَ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْجَامِعُ: رَحِمَهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا! فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكُوْا زَمَانَنَا هٰذَا...؟

ترجمہ:..... "امام زہری رحمہ اللہ حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ لبید کا یہ شعر پڑھا:

ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِيْ اَكْنَافِهِمْ
وَبَقِيْتُ فِيْ خَلْفٍ كَجِلْدِ الْاَجْرَبِ!

"وہ لوگ رخصت ہوگئے جن کے زیر سایہ زندگی بسر ہوتی تھی، اور میں نکمّے قسم کے نااہلوں میں پڑا رہ گیا ہوں!"

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ لبیدؓ اپنے زمانہ والوں کے بارے میں یہ کہتا ہے، اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھ لیتا تو کیا رائے قائم کرتا؟ حضرت عروہؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے! اگر وہ ہمارے زمانے کو پاتیں تو کیا کہتیں؟ امام زہریؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عروہؒ پر رحم کرے! اگر وہ ہمارے زمانے کو پاتے تو کیا کہتے؟ امام زہریؒ کے شاگرد زبیدیؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ امام زہریؒ پر رحم فرمائے! اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ زبیدیؒ کے شاگرد محمد بن مہاجرؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زبیدیؒ پر رحم فرمائے! اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟

محمد بن مہاجرؒ کے شاگرد عثمان بن سعیدؒ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ محمد بن مہاجرؒ پر رحم فرمائے! اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ عثمانؒ کے شاگرد ابوحمیدؒ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ عثمانؒ پر رحم فرمائے! اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمارے استاذ ابوحمیدؒ پر رحم فرمائے! اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟''

ناکارہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ شانہ ان سب پر رحم فرمائیں! اگر یہ حضرات ہمارا زمانہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا...؟

۸۴

قرآن سے شبہات

''عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّہٗ سَیَأْتِیْ نَاسٌ یُجَادِلُوْنَکُمْ بِشُبُہَاتِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوْہُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰہِ.''

(سنن دارمی ج:۱ ص:۴۷ واللفظ لہ، ورواہ نصر المقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ، وابن عبداللہ فی العلم، وابن ابی رمنین فی اصول السنۃ، والاصبہانی فی الحجۃ، وابن النجار، کما فی الکنز ص:۳۷۴، وعن علی نحوہ کما فی الکنز ص:۳۷۸)

ترجمہ:...... ''حضرت امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (کی غلط تعبیر) سے (دین

میں) شبہات پیدا کرکے تم سے جھگڑا کریں گے، انہیں سنن سے پکڑو کیونکہ سنت سے واقف حضرات کتاب اللہ (کے صحیح مفہوم) کو خوب جانتے ہیں۔"

۸۵

قرآنی دعوت کا دعویٰ

"عن ابی قلابة قال: قَالَ ابنُ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ: عَلَیکُم بِالعِلمِ قَبلَ اَن یُّقبَضَ! وَقَبضُہٗ اَن یُّذھَبَ بِاَصحَابِہٖ، عَلَیکُم بِالعِلمِ! فَاِنَّ اَحَدَکُم لَا یَدرِیْ مَتٰی یَفتَقِرُ اِلَیہِ، اَو یَفتَقِرُ اِلٰی مَا عِندَہٗ، اِنَّکُم سَتَجِدُونَ اَقوَامًا یَزعُمُونَ اَنَّھُم یَدعُونَکُم اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ، وَقَد نَبَذُوہُ وَرَاءَ ظُھُورِھِم، فَعَلَیکُم بِالعِلمِ! وَاِیَّاکُم وَالتَّبَدُّعَ! وَاِیَّاکُم وَالتَّنَطُّعَ! وَاِیَّاکُم وَالتَّعَمُّقَ! وَعَلَیکُم بِالعَتِیقِ!" (سنن دارمی ج:۱ ص:۵۰)

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کے اُٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو! علم کا اُٹھ جانا یہ ہے کہ اہلِ علم رخصت ہوجائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو! تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اُٹھانا پڑے، عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤگے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پسِ

پشت ڈال دیا ہوگا، اس لئے علم پر مضبوطی سے قائم رہو! نئی اُپج، بے سود کی موشگافی اور لایعنی غور و خوض سے بچو! (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو!''

۸۶

سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی

''عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَبِسَتْکُمْ فِتْنَۃٌ یَھْرُمُ فِیْھَا الْکَرِیْمُ وَیَرْبُوْا فِیْھَا الصَّغِیْرُ، اِذَا تُرِکَ مِنْھَا شَیْءٌ قِیْلَ: ''تُرِکَتِ السُّنَّۃُ!'' (وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَیَتَّخِذُھَا النَّاسُ سُنَّۃً، فَاِذَا غُیِّرَتْ قَالُوْا: غُیِّرَتِ السُّنَّۃُ!) قَالُوْا: وَمَتٰی ذَالِکَ؟ قَالَ: اِذَا ذَھَبَتْ عُلَمَاءُکُمْ وَکَثُرَتْ جُھَلَاءُکُمْ، وَکَثُرَتْ قُرَّاءُکُمْ، وَقَلَّتْ فُقَھَاءُکُمْ، وَکَثُرَتْ اُمَرَاءُکُمْ، وَقَلَّتْ اُمَنَاءُکُمْ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْیَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَۃِ، وَتُفُقِّہَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ.''

(رواہ الدارمی ج:۱ ص:۵۸، باب تغیر الزمان وما یحدث فیہ)

''وَاَخْرَجَ الْاِمَامُ مَالِکٌ فِیْ جَامِعِ الصَّلٰوۃِ: اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِاِنْسَانٍ: اِنَّکَ فِیْ زَمَانٍ، کَثِیْرٌ فُقَھَائُہٗ، قَلِیْلٌ قُرَّاءُہٗ، تُحْفَظُ فِیْہِ حُدُوْدُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَیَّعُ حُرُوْفُہٗ، قَلِیْلٌ مَنْ یَّسْئَلُ، کَثِیْرٌ مَنْ یُّعْطِیْ، یُطِیْلُوْنَ فِیْہِ الصَّلٰوۃَ وَیُقْصِرُوْنَ الْخُطْبَۃَ، یُبَدُّوْنَ فِیْہِ اَعْمَالَھُمْ قَبْلَ اَھْوَائِھِمْ، وَسَیَاْتِیْ عَلٰی

النَّاسِ زَمَانٌ، قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيرٌ قُرَّاؤُهُ، تُحفَظُ حُرُوفُ الْقُرْآنِ وَتُضَيَّعُ حُدُودُهُ، كَثِيرٌ مَنْ يَسْئَلُ، قَلِيلٌ مَنْ يُعْطِي، يُطِيلُونَ فِيهِ الْخُطْبَةَ وَيُقَصِّرُونَ الصَّلٰوةَ، يَبْدَؤُونَ فِيهِ اَهْوَائَهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ."

(مؤطا امام مالک ص:۱۶۰)

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ فتنہ تم میں سرایت کر جائے گا، ادھیڑ عمر کے لوگ اسی میں بوڑھے ہوجائیں گے اور بچے جوان ہوجائیں گے، اور لوگ اسی فتنہ کو سنت قرار دے لیں گے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کہا جائے گا کہ: "سنت چھوڑ دی گئی!" عرض کیا گیا: ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے علماً جاتے رہیں گے اور (پڑھے لکھے) جاہلوں کی کثرت ہوگی، تم میں حرف خواں زیادہ اور فقیہ کم ہوں گے، امیر زیادہ اور دیانت دار کم ہوں گے، آخرت والے اعمال سے دنیا سمیٹی جائے گی اور بے دینی کے لئے اسلامی قانون پڑھا جائے گا۔"

"مؤطا امام مالک کی ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم، اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے، مانگنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں، خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے، اس زمانہ میں لوگ اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں، اور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں

فقیہ کم ہوں گے اور قاری زیادہ، قرآن کے حروف کی خوب حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود کو پامال کیا جائے گا، مانگنے والوں کی بھیڑ ہوگی، لیکن دینے والے کم ہوں گے، تقریریں بڑی لمبی چوڑی کریں گے لیکن نماز مختصر سی پڑھیں گے، اور لوگ اعمال سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے رکھیں گے۔"

۸۷

دینی مسائل میں غلط قیاس آرائی

"عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا یَأْتِیْ عَلَیْکُمْ عَامٌ اِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَهٗ، اَمَا اِنِّیْ لَسْتُ اَعْنِیْ عَامًا اَخْصَبُ مِنْ عَامٍ وَلَا اَمِیْرًا خَیْرًا مِنْ اَمِیْرٍ، وَلٰکِنْ عُلَمَاءُکُمْ وَخِیَارُکُمْ وَفُقَهَاءُکُمْ یَذْهَبُوْنَ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنَ مِنْهُمْ خُلَفَاءَ، وَیَجِیْءُ قَوْمٌ یُقِیْسُوْنَ الْاَمْرَ بِرَأْیِهِمْ."   (دارمی ج:۱ ص:۵۸)

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ہر آئندہ سال پہلے سے برا آئے گا، میری مراد یہ نہیں کہ پہلا سال دوسرے سال سے غلّہ کی فراوانی میں اچھا ہوگا، یا ایک امیر دوسرے امیر سے بہتر ہوگا، بلکہ میری مراد یہ ہے کہ تمام علماً صالحین اور فقیہ ایک ایک کرکے اُٹھتے جائیں گے اور تم ان کا بدل نہیں پاؤ گے اور (قحط الرجال کے اس زمانہ میں) بعض ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی مسائل کو محض اپنی ذاتی قیاس آرائی سے حل کریں گے۔"

۸۸

جدت طرازی کا سبب شہرت طلبی

"عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ لِلذِّكْرِ حِيْنَ يَجْلِسُ اِلَّا قَالَ: "اَللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ، هَلَكَ الْمُرْتَابُوْنَ!" قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا، يَكْثُرُ فِيْهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيْهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَأْخُذَ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَبِيْرُ وَالصَّغِيْرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوْشِكُ قَائِلٌ اَنْ يَّقُوْلَ: "مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُوْنِيْ وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ؟ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ!" فَاِيَّاكُمْ وَمَا ابْتَدَعَ! فَاِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، وَاُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ! فَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُوْلُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلٰى لِسَانِ الْحَكِيْمِ، وَقَدْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ. قَالَ: قُلْتُ لِمَعَاذٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ): مَا يُدْرِيْنِيْ - رَحِمَكَ اللّٰهُ - اِنَّ الْحَكِيْمَ قَدْ يَقُوْلُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُوْلُ كَلِمَةَ الْحَقِّ؟ قَالَ: بَلٰى! اِجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيْمِ الْمُشْتَهِرَاتِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلْمُشْتَبِهَاتِ) اَلَّتِيْ يُقَالُ لَهَا: "مَا هٰذِهٖ؟" وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَالِكَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَعَلَّهٗ يُرَاجِعُ وَتَلَقَّ الْحَقَّ اِذَا سَمِعْتَهٗ فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُوْرًا." (ابوداود ص:۶۳۳)

ترجمہ:...... ''یزید بن عمرہؒ، جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے، فرماتے ہیں کہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی وعظ کے لئے بیٹھتے یہ کلمہ ضرور فرماتے: ''اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا ہے، شک میں پڑنے والے ہلاک ہوئے۔'' ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بعد بہت سے فتنے پیدا ہوں گے، اس زمانہ میں مال بہت ہوگا، اور قرآن (ہر ایک کے لئے) کھلا ہوا ہوگا، جس سے مؤمن بھی دلیل پکڑے گا اور منافق بھی، مرد بھی دلیل پکڑے گا اور عورت بھی، بڑا بھی اور چھوٹا بھی، غلام بھی اور آزاد بھی، بعید نہیں کہ کوئی کہنے والا یہ کہے: ''کیا بات ہے؟ میں نے قرآن پڑھ لیا پھر بھی لوگ میری پیروی نہیں کرتے! لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہ کروں۔'' (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پس (دین میں) جدت طرازی سے بچتے رہنا، کیونکہ ایسی جدت (نئی بات) گمراہی ہے! اور میں تمہیں عالم کی لغزش سے ڈراتا ہوں، کیونکہ شیطان کبھی گمراہی کی بات عالم کے منہ سے بھی نکلوا دیتا ہے، اور کبھی منافق آدمی بھی سچی بات کہہ سکتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: حضرت! مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ صاحبِ علم نے گمراہی کی بات کہی اور منافق کے منہ سے کلمۂ حق نکلا (آخر حق و باطل کی شناخت کا معیار کیا ہوگا؟) فرمایا: ہاں! (میں بتلاتا ہوں) صاحبِ علم کی ایسی مشتبہ بات سے پرہیز کرو جس کے بارے میں (عام اہل علم کی جانب سے) کہا جائے: ''یہ کیا بات ہوئی؟'' (ایسی صورت میں سمجھ لو کہ یہ بات غلط ہے)، لیکن صرف اس غلطی کی بنا پر تمہیں اس سے

برگشتہ نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ شاید وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے، (ہاں! حق واضح ہوجانے کے بعد بھی وہ اپنی غلطی پر اصرار کرے تو ایسا شخص عالم ہی نہیں بلکہ جاہل ہے)، اور حق بات خواہ کسی سے سنو، اسے قبول کرلو، کیونکہ حق پُرنور ہوتا ہے۔"

۸۹

قرآن کے محکمات سے اعراض اور متشابہات کی تلاش

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْہُ آیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ." وَقَرَأَ اِلٰی: "وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُوْلُوا الْاَلْبَابِ." قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا رَأَیْتِ - وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: رَأَیْتُمْ - الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُوْلٰئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ!" (مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۸)

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: "ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ ..... اُوْلُوا الْاَلْبَابِ." تک پڑھی، پھر ارشاد فرمایا کہ: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کی تلاش میں ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (اس طرح) کیا ہے (کہ

ان کے دل میں کجی ہے) پس ان سے الگ رہو۔"(۱)

---

(۱) پوری آیت یہ ہے:

"هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ، وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ، وَالرَّاسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ." (آل عمران: ۷)

ترجمہ:......"وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے جس نے نازل کیا تم پر کتاب کو جس میں کا ایک حصہ وہ آیتیں ہیں جو کہ اشتباہ مراد سے محفوظ ہیں (یعنی ان کا مطلب ظاہر ہے) اور یہی آیتیں اصلی مدار ہیں (اس) کتاب (یعنی قرآن) کا (یعنی غیر ظاہر المعنی کو بھی ان ہی ظاہر المعنی کے موافق بنایا جاتا ہے) اور دوسری آیتیں ایسی ہیں جو کہ مشتبہ المراد ہیں (یعنی ان کا مطلب خفی ہے خواہ بوجہ مجمل ہونے کے، خواہ کسی نص ظاہر المراد کے ساتھ معارض ہونے سے) سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کے اسی حصہ کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے (دین میں) شورش ڈھونڈنے کی غرض سے (تاکہ اپنے غلط عقیدہ میں اس سے مدد حاصل کریں) حالانکہ اس کا (صحیح) مطلب بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا (یا اگر وہ خود قرآن یا حدیث کے ذریعہ سے صراحتاً یا اشارتاً بتلادیں تو بس اسی قدر دوسروں کو بھی خبر ہوسکتی ہے، زیادہ معلوم نہیں ہوسکتا) اور (اسی واسطے) جو لوگ علم (دین) میں پختہ کار (اور فہیم) ہیں، وہ (ایسی آیتوں کے متعلق) یوں کہتے ہیں کہ: ہم اس پر (اجمالاً) یقین رکھتے ہیں، سب (آیتیں ظاہر المعنی بھی اور خفی المعنی بھی) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں (پس ان کے جو معنی اور مراد واقع میں ہوں وہ حق ہیں) اور (نصیحت کی بات کو) وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہلِ عقل ہیں (یعنی عقل کا مقتضا بھی یہی ہے کہ مفید اور ضروری بات میں مشغول ہو، مضر اور فضول قصے میں نہ لگے)۔"

(بیان القرآن از حضرت حکیم الامت تھانویؒ)

۹۰

شکم سیری اور غباوت کا نتیجہ...

انکارِ سنت!

"عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا! اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ. اَلَا! یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ: "عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْآنِ! فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ!" وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ!....."

(رواہ ابوداؤد والدارمی نحوہ، وکذا ابن ماجۃ۔ مشکوۃ المصابیح ص:۲۹)

ترجمہ:...... "حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی طرح کی (واجب الاطاعت وحی) اور بھی (دی گئی ہے، جسے "سنت" کہا جاتا ہے)۔ آگاہ رہو! عنقریب کوئی پیٹ بھرا اپنے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے (جو تکبر کی علامت ہے) متکبرانہ (انداز میں) کہے گا: "لوگو! صرف اس قرآن ہی (پر عمل) کو لازم سمجھو، جو چیز تمہیں اس میں حلال ملے بس اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ملے اسی کو حرام سمجھو! (قرآن فہمی کے لئے سنت سے مدد نہ لو)" حالانکہ (موٹی بات ہے

کہ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (حلال وحرام اور جائز و ناجائز کا جو فیصلہ فرماتے ہیں وہ بحکمِ الٰہی ہوتا ہے اس لئے آپؐ) نے جس چیز کو حرام ٹھہرایا وہ بھی اسی طرح (واجب الاحتراز) ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیز (مگر تکبر اور غباوت کی وجہ سے اتنی موٹی بات کو نہیں سمجھے گا)۔"

۹۱

دین کے معاملے میں رشوت

"عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خُذُوا الْعَطَاءَ مَا دَامَ الْعَطَاءُ، فَإِذَا صَارَ رِشْوَةً عَلَى الدِّيْنِ فَلَا تَأْخُذُوْهُ! وَلَسْتُمْ بِتَارِكِيْهِ، يَمْنَعُكُمُ الْفَقْرُ وَالْحَاجَةُ. أَلَا! إِنَّ رَحَى الْإِسْلَامِ دَائِرَةٌ، فَدُوْرُوْا مَعَ الْكِتَابِ حَيْثُ دَارَ، أَلَا! إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّلْطَانَ سَيَفْتَرِقَانِ فَلَا تُفَارِقُوا الْكِتَابَ. أَلَا! إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَقْضُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ مَا لَا يَقْضُوْنَ لَكُمْ، فَإِذَا عَصَيْتُمُوْهُمْ قَتَلُوْكُمْ، وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ أَضَلُّوْكُمْ! قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: كَمَا صَنَعَ أَصْحَابُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، نُشِرُوْا بِالْمَنَاشِيْرِ وَحُمِلُوْا عَلَى الْخَشَبِ، مَوْتٌ فِيْ طَاعَةِ اللهِ خَيْرٌ مِّنْ حَيٰوةٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ!"

(رواه الطبراني كما في مجمع الزوائد ج:۵ ص:۲۲۷ واللفظ له، وابن عساكر نحوه عن ابن مسعود، كما في الكنز ج:۱ ص:۲۱۶)

ترجمہ:...... ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ہدیہ اسی وقت تک قبول کرسکتے ہو جب تک کہ وہ ہدیہ رہے، لیکن جب وہ ''دین کے معاملے میں رشوت'' بن جائے تو اسے قبول نہ کرو! مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم (امت کے عام لوگ) اسے چھوڑو گے نہیں، کیونکہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! کہ اسلام کی چکی بہرحال گردش میں رہے گی، اس لئے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو)۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور حاکم جدا جدا ہوجائیں گے، پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو اپنے لئے وہ تجویز کریں گے جو دوسروں کے لئے تجویز نہیں کریں گے، تم اگر ان کی نافرمانی کروگے تو تمہیں قتل کریں گے، اور اگر فرمانبرداری کروگے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کریں گے! صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے؟ فرمایا: وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا کہ انہیں آروں سے چیرا گیا، سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دین پر قائم رہے)، اور اطاعتِ الٰہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے!''

۹۲

نماز پڑھنے پر عار دلانے کا دور

''سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ يُفَارِقُ الرَّجُلُ فِيْهَا اَخَاهُ وَاَبَاهُ تَطِيْرُ الْفِتْنَةُ فِيْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ مِنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حَتّٰی یُعَیَّرَ الرَّجُلُ فِیْهَا بِصَلَاتِهٖ کَمَا تُعَیَّرُ الزَّانِیَةُ بِزِنَاهَا.“

(طبرانی عن ابن عمر. کنز العمال ج:۱۱ ص:۱۸ حدیث:۳۱۱۳۳)

ترجمہ:......”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:
ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے بھائی اور باپ سے قطع تعلق کرے گا اور ان لوگوں میں سے بعض کے دلوں میں فتنہ قیامت تک کے لئے گھر کر جائے گا، یہاں تک کہ آدمی کو نماز پڑھنے پر ایسی عار دلائی جائے گی جیسے زانیہ کو زنا پر عار دلائی جاتی ہے۔“

۹۳

سیاہ خضاب لگانے پر وعید

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَوْمٌ یَخْضِبُوْنَ بِالسَّوَادِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یُرِیْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.“

(اخرجه ابوداؤد، السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة واشراطها ج:۳/۴ ص:۶۷۷)

ترجمہ:......”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آخری زمانہ میں کبوتروں کے پوٹے کی طرح لوگ اپنی داڑھیوں کو کالے خضاب سے رنگین کریں گے، ایسے لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔“

۹۴

مسجد میں دنیاوی باتوں کے لئے حلقہ لگانا

''عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَیَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقْعُدُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ حِلَقًا حِلَقًا، اِنَّمَا ھِمَّتُھُمُ الدُّنْیَا فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ۔''

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة واشراطها ج:۳/۴ ص:۶۶۵)

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر دنیاوی باتیں کریں گے، پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، کیونکہ اللہ کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔''

۹۵

کم عقل لوگوں کی بہتات

''عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ السَّاعَۃِ اَنْ تَعْزُبَ

الْعُقُوْلُ وَتَنْقُصَ الْاَحْلَامُ۔"

(رواه الطبرانی، النہایة فی الفتن والملاحم ج:۱ ص:۲۳۷)

ترجمہ:....."حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ عقلیں ناپید ہوجائیں گی اور کم عقلوں کی کثرت ہوگی۔"

۹۶

وقت میں بے برکتی کا دور

"عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ." (رواه الترمذی، مشکوٰة ص:۴۷۰)

ترجمہ:....."حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ زمانہ سمٹ جائے گا، یہاں تک کہ سال مہینہ برابر، مہینہ ہفتہ برابر، ہفتہ دن برابر، دن گھنٹے برابر، اور گھنٹہ آگ کے ایک شعلے کے بلند ہونے کے برابر۔"

❀❀